Over 210K+ Followers
30 MARCH TO 05 APRIL, 2026 | ☆☆☆ ۳۰ مارچ تا ۵ اپریل ۲۰۲۶
عوام۔نظام اور ایوان
چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم
ایڈیٹر: نشید آفاقی
پاک واچ
PAKISTAN WATCH

عالمی طاقتوں کا کھیل اور پاکستان

کوریا میں پاکستانیوں کیلئے ملازمت کے شاندار مواقع

وفاقی وزیر جام کمال کا تجارت بڑھانے کیلئے بڑا فیصلہ

Over 210K+ Followers on social media now shining in print too

"حرفِ حق"

شیخ راشد عالم

عالمی طاقتوں کا کھیل اور پاکستان

دنیا اس وقت ایک ایسے دوراہے پر کھڑی ہے جہاں عالمی طاقتوں کے مفادات کا ٹکراؤ کھل کر سامنے آچکا ہے۔ طاقت، اثر ورسوخ اور وسائل کی اس کشمکش نے بین الاقوامی سیاست کو ایک نئے مرحلے میں داخل کردیا ہے۔ اسی تناظر میں امریکہ اور ایران کے درمیان جاری جنگ نے نہ صرف مشرقِ وسطیٰ بلکہ پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔ یہ جنگ محض دو ممالک کے درمیان تصادم نہیں بلکہ ایک وسیع تر عالمی کھیل کا حصہ ہے، جس میں ہر بڑی طاقت اپنے مفادات کے تحفظ کے لیے سرگرم ہے۔

اس جنگ کے اثرات توانائی کی عالمی منڈیوں، تجارت اور معیشت پر واضح طور پر محسوس کیے جارہے ہیں۔ خلیج کا خطہ، جو دنیا کی توانائی کا ایک بڑا مرکز ہے، غیر یقینی صورتحال سے دوچار ہے۔ تیل کی سپلائی میں رکاوٹ اور قیمتوں میں اتار چڑھاؤ نے کئی ممالک کو مشکلات میں ڈال دیا ہے۔ تاہم، ایسے نازک حالات میں کچھ ممالک نے محض تماشائی بننے کے بجائے مثبت کردار ادا کرنے کا فیصلہ کیا ہے، اور پاکستان ان میں نمایاں حیثیت رکھتا ہے۔

پاکستان نے ہمیشہ اپنی خارجہ پالیسی میں توازن، خودمختاری اور امن کو ترجیح دی ہے۔ امریکہ اور ایران کی جنگ کے دوران بھی پاکستان نے یہی اصول اپناتے ہوئے کسی فریق کا حصہ بننے کے بجائے ثالثی اور مفاہمت کا راستہ اختیار کیا ہے۔ یہ فیصلہ نہ صرف دانشمندانہ ہے بلکہ عالمی سطح پر پاکستان کے مثبت تشخص کو بھی اجاگر کرتا ہے۔

پاکستان کی ثالثی کی کوششیں محض بیانات تک محدود نہیں رہیں بلکہ عملی اقدامات کے ذریعے بھی اس کا اظہار کیا گیا ہے۔ مختلف سفارتی ذرائع سے رابطے، عالمی فورمز پر امن کی اپیل، اور خطے میں کشیدگی کم کرنے کے لیے سنجیدہ کاوشیں اس بات کا ثبوت ہیں کہ پاکستان ایک ذمہ دار ریاست کے طور پر اپنا کردار ادا کر رہا ہے۔ ایسے وقت میں جب دنیا کے کئی ممالک کسی نہ کسی بلاک کا حصہ بن رہے ہیں، پاکستان کا غیر جانبدار اور امن پسند رویہ اسے ایک منفرد مقام عطا کرتا ہے۔

جغرافیائی اعتبار سے پاکستان کی اہمیت اس صورتحال میں مزید بڑھ جاتی ہے۔ ایشیا، مشرقِ وسطیٰ اور وسطی ایشیا کے سنگم پر واقع پاکستان نہ صرف ایک اسٹریٹیجک راہداری ہے بلکہ مختلف خطوں کے درمیان رابطے کا ایک مؤثر ذریعہ بھی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پاکستان کو اس بحران میں ایک پل کے طور پر دیکھا جا رہا ہے، جو تنازعات کو کم کرنے اور مکالمے کو فروغ دینے میں مدد دے سکتا ہے۔

پاکستان کی سفارتی تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ اس نے ہمیشہ مشکل حالات میں مثبت کردار ادا کیا ہے۔ چاہے علاقائی تنازعات ہوں یا عالمی سطح کے مسائل، پاکستان نے ہمیشہ بات چیت اور مفاہمت کو ترجیح دی ہے۔ موجودہ صورتحال میں بھی پاکستان اسی روایت کو برقرار رکھتے ہوئے امن کے فروغ کے لیے سرگرم ہے۔

معاشی میدان میں بھی پاکستان نے چیلنجز کے باوجود استحکام کی جانب پیش رفت کی ہے۔ عالمی جنگی ماحول کے باوجود پاکستان نے اپنی معیشت کو سنبھالنے، سرمایہ کاری کو فروغ دینے اور تجارتی روابط کو مضبوط بنانے کی کوشش کی ہے۔ چین پاکستان اقتصادی راہداری جیسے منصوبے نہ صرف پاکستان بلکہ پورے خطے کے لیے ترقی کے نئے دروازے کھول رہے ہیں، جو اس بات کا ثبوت ہیں کہ پاکستان مستقبل کی معیشت میں ایک اہم کردار ادا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

ٹیکنالوجی اور نوجوان آبادی پاکستان کا ایک اور مضبوط پہلو ہیں۔ ڈیجیٹل معیشت کی طرف بڑھتے ہوئے دنیا میں پاکستان کی نوجوان نسل ایک قیمتی اثاثہ ہے، جو نہ صرف ملکی ترقی میں اہم کردار ادا کرسکتی ہے بلکہ عالمی سطح پر بھی اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوا سکتی ہے۔ ایسے میں اگر خطے میں امن قائم ہوتا ہے تو پاکستان اس سے بھرپور فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

اہم بات یہ ہے کہ پاکستان نے اس پورے بحران میں اپنی خودمختاری اور قومی مفادات کو مقدم رکھا ہے۔ کسی دباؤ میں آئے بغیر امن کی بات کرنا اور عملی اقدامات کرنا ایک بڑی سفارتی کامیابی ہے۔ یہ وہ رویہ ہے جو پاکستان کو ایک ذمہ دار اور باوقار ریاست کے طور پر دنیا کے سامنے پیش کرتا ہے۔

عالمی طاقتوں کے اس کھیل میں جہاں اکثر ممالک دباؤ کا شکار ہوجاتے ہیں، پاکستان نے دانشمندی، توازن اور بصیرت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنی راہ متعین کی ہے۔ امریکہ اور ایران کی جنگ جیسے پیچیدہ بحران میں پاکستان کا کردار اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ نہ صرف حالات کو سمجھتا ہے بلکہ ان میں بہتری لانے کی صلاحیت بھی رکھتا ہے۔

آخر میں یہ کہنا بجا ہوگا کہ دنیا کے اس بدلتے ہوئے منظرنامے میں پاکستان ایک امید کی علامت بن کر ابھر رہا ہے۔ جہاں ایک طرف جنگ اور تصادم کا ماحول ہے، وہیں پاکستان امن، مکالمے اور ثالثی کا پیغام دے رہا ہے۔ اگر یہی پالیسی مستقل مزاجی کے ساتھ جاری رکھی جائے تو پاکستان نہ صرف اس مشکل وقت میں اپنا وقار بلند رکھے گا بلکہ عالمی سطح پر ایک مؤثر، بااعتماد اور امن پسند ملک کے طور پر اپنی پہچان کو مزید مضبوط کرے گا۔

30 MARCH TO 05 APRIL, 2026 ☆☆ ۳۰ مارچ تا ۵ اپریل ۲۰۲۶ ☆☆

عوام۔نظام اور ایوان

چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم   ایڈیٹر: نشید آفاقی

پاک واچ تان
PAKISTAN WATCH

https://www.facebook.com/ pakistanwatch.news

مجلس ادارت:

● چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم ● ایگزیکٹوایڈیٹر: ڈاکٹر ہما بخاری ● ایڈیٹر: نشید آفاقی
● لیگل ایڈوائزر: ندیم شیخ ایڈووکیٹ ● ایم ڈی سیلز اینڈ مارکیٹنگ: ظفر حسین،
● ڈائریکٹر بزنس ڈیولپمنٹ: ثوبیہ شاکر علی ● پریس منیجر: شکیل احمد خان
● رپورٹنگ ٹیم: احمد حسین انصاری، نصیر الدین، جاوید احمد
محمد دانش، ارباب حسین، حسنین احمد
● رپورٹنگ ٹیم: احمد حسین انصاری، نصیر الدین، جاوید احمد
محمد دانش، ارباب حسین، حسنین احمد

دفتر کا پتہ: H41، پی ای سی ایچ ایس، بلاک 2، کراچی
فون نمبر: 021-34528802-3

فرمان الٰہی

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے
بولے اے شعیب! ہماری سمجھ میں نہیں آتی تمہاری
بہت سی باتیں اور بے شک ہم تمہیں اپنے میں کمزور دیکھتے
ہیں اور اگر تمہارا کنبہ نہ ہوتا تو ہم نے تمہیں پتھراؤ کر دیا
ہوتا اور کچھ ہماری نگاہ میں تمہیں عزت نہیں

سورۃ ہود 11 - آیت نمبر 91

مجھے ہے حکم اذاں..................!

امریکی اخبارات کی رپورٹس نے ایک بار پھر یہ واضح کر دیا ہے کہ مشرقِ وسطیٰ کی موجودہ کشیدگی ایک نازک مرحلے میں داخل ہو چکی ہے، جہاں جنگ اور سفارتکاری ساتھ ساتھ چل رہی ہیں۔ امریکی صدر کی خواہش ہے کہ ایران کے ساتھ جاری تنازع کو 4 سے 6 ہفتوں میں سمیٹ لیا جائے، جو اس بات کا اشارہ ہے کہ واشنگٹن طویل جنگ کے بوجھ سے بچنا چاہتا ہے۔

ٹرمپ کی سوچ محض عسکری نہیں بلکہ سیاسی بھی ہے۔ ان کے قریبی مشیروں کے مطابق صدر اس جنگ کو جلد ختم کر کے اپنی توجہ داخلی معاملات، خصوصاً وسط مدتی انتخابات اور امیگریشن پالیسی کی طرف منتقل کرنا چاہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ کبھی وہ پسِ پردہ سفارتکاری کو ترجیح دیتے ہیں تو کبھی دباؤ بڑھانے کے لیے فوجی اقدامات میں اضافہ کرتے ہیں۔ یہ دوہری حکمت عملی اس بات کی عکاس ہے کہ امریکا کے پاس اس بحران کا کوئی آسان حل موجود نہیں۔ دوسری جانب اخبار نے ان ممکنہ تجاویز کا ذکر کیا ہے جن کے ذریعے جنگ بندی کی راہ ہموار کی جا سکتی ہے۔ ان تجاویز میں ایران سے افزودہ یورینیم ختم کرنے، بیلسٹک میزائل پروگرام محدود کرنے اور خطے میں مسلح گروپوں کی حمایت روکنے جیسے سخت مطالبات شامل ہیں۔ بدلے میں امریکا پابندیوں میں نرمی دینے پر آمادہ ہو سکتا ہے۔ تاہم یہ شرائط اس قدر حساس ہیں کہ ان پر فوری اتفاق رائے مشکل دکھائی دیتا ہے۔ اہم سوال یہ ہے کہ کیا یہ جنگ واقعی اپنے اختتامی مرحلے میں داخل ہو چکی ہے یا یہ محض ایک سیاسی بیانیہ ہے؟ زمینی حقائق بتاتے ہیں کہ صورتحال اب بھی پیچیدہ ہے۔ آبنائے ہرمز کی بندش، تیل کی عالمی ترسیل پر اثرات اور خطے میں بڑھتی ہوئی فوجی موجودگی اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ کشیدگی کسی بھی وقت دوبارہ شدت اختیار کر سکتی ہے۔ ایسے میں پاکستان کا کردار نہایت اہمیت اختیار کر گیا ہے۔ امریکا اور ایران کے درمیان بالواسطہ مذاکرات کی میزبانی کی پاکستانی پیشکش کو عالمی سطح پر سنجیدگی سے دیکھا جا رہا ہے۔ یہ پیش رفت نہ صرف پاکستان کی سفارتی صلاحیت کا مظہر ہے بلکہ اس کی امن پسند پالیسی کی بھی عکاسی کرتی ہے۔ خطے میں ایک ذمہ دار ریاست کے طور پر پاکستان مسلسل کشیدگی کم کرنے اور مکالمے کو فروغ دینے کی کوشش کر رہا ہے۔ مجموعی طور پر، امریکا کی جانب سے جنگ جلد ختم کرنے کی خواہش ایک مثبت اشارہ ضرور ہے، مگر زمینی حقائق اور پیچیدہ شرائط اس بات کی اجازت نہیں دیتے کہ کسی فوری پیش رفت کی امید باندھی جائے۔ اس نازک مرحلے پر پائیدار امن صرف اسی صورت ممکن ہے جب تمام فریق طاقت کے بجائے مذاکرات کو ترجیح دیں — اور اس عمل میں پاکستان جیسے ممالک کا کردار فیصلہ کن ثابت ہو سکتا ہے۔

خیر اندیش
شیخ راشد عالم
چیف ایڈیٹر

ٹاپ اسٹوریز — Top Stories

خاموش جنگیں اور بولتی دنیا

PAGE 04

ہمارے وسائل لامحدود نہیں، حکومت کب تک برداشت کر سکتی ہے؟ وفاقی وزیر خزانہ

PAGE 07

وفاقی وزیر تجارت جام کمال خان کا وسطی ایشیائی ممالک کے ساتھ تجارت بڑھانے کیلئے بڑا فیصلہ

PAGE 05

کوریا میں پاکستانیوں کے لیے ملازمت کے شاندار مواقع

PAGE 08

وائب کوڈنگ کا پھیلاؤ آئی ٹی سیکٹر کیلئے نیا سائبر خطرہ

PAGE 06

پاکستان میں ریٹیل سیکٹر کی ڈیجیٹلائزیشن ٹیکس نظام

PAGE 09

چیف ایڈیٹر و پبلشر شیخ راشد عالم نے فیئر پرنٹنگ پریس راجہ کوثر بلڈنگ، برنس روڈ سے چھپوا کر H-41، پی ای سی ایچ ایس، بلاک 2 کراچی سے شائع کیا

Over 210K+ Followers on social media now shining in print too

نشیب و فراز
نشید آفاقی

خاموش جنگیں اور بولتی دنیا

دنیا بظاہر پہلے سے کہیں زیادہ شور میں ڈوبی ہوئی ہے۔ ہر لمحہ خبریں، بیانات، تجزیے اور تبصرے ہماری سماعتوں پر دستک دیتے رہتے ہیں۔ سوشل میڈیا کی گھن گرج، ٹی وی اسکرینوں کی چمک اور عالمی رہنماؤں کے بیانات ایک ایسا منظر پیش کرتے ہیں جیسے ہر طرف کھلا مکالمہ جاری ہو۔ مگر اس شور کے پیچھے ایک اور دنیا بھی موجود ہے خاموش جنگوں کی دنیا، جہاں فیصلے بند کمروں میں ہوتے ہیں اور ان کے اثرات پوری انسانیت کو بھگتنا پڑتے ہیں۔

یہ خاموش جنگیں روایتی جنگوں کی طرح ٹینکوں، توپوں اور میزائلوں سے نہیں لڑی جاتیں، بلکہ یہ معیشت، اطلاعات، سفارتکاری اور ٹیکنالوجی کے میدانوں میں جاری رہتی ہیں۔ ان جنگوں میں نہ کوئی واضح محاذ ہوتا ہے اور نہ ہی فوری طور پر کوئی فاتح یا شکست خوردہ دکھائی دیتا ہے۔ مگر ان کے اثرات کہیں زیادہ گہرے اور دیرپا ہوتے ہیں۔

معاشی محاذ پر جاری خاموش جنگیں آج کی دنیا کا سب سے بڑا ہتھیار بن چکی ہیں۔ تیل کی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ، تجارتی پابندیاں، کرنسی کی قدر میں کمی یا اضافہ یہ سب ایسے ہتھکنڈے ہیں جن کے ذریعے طاقتور ممالک کمزور معیشتوں کو دباؤ میں رکھتے ہیں۔ بظاہر یہ سب کچھ مارکیٹ کی قوتوں کا کھیل لگتا ہے، مگر حقیقت میں اس کے پیچھے طاقت کی سیاست کارفرما ہوتی ہے۔ جب کسی ملک کی معیشت کمزور ہوتی ہے تو اس کے عوام کی زندگی براہ راست متاثر ہوتی ہے، مہنگائی بڑھتی ہے، روزگار کے مواقع کم ہوتے ہیں اور سماجی بے چینی جنم لیتی ہے۔

اطلاعات کی دنیا میں بھی ایک خاموش جنگ جاری ہے۔ میڈیا اور سوشل میڈیا کے ذریعے بیانیے تشکیل دیے جاتے ہیں، رائے عامہ کو متاثر کیا جاتا ہے اور بعض اوقات حقیقت کو اس طرح پیش کیا جاتا ہے کہ سچ اور جھوٹ میں فرق کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ یہ وہ جنگ ہے جہاں الفاظ ہتھیار بن جاتے ہیں اور خبریں گولیاں۔ ایک خبر کا زاویہ بدل کر پوری قوم کی سوچ کو بدلا جا سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج معلومات کی جنگ کو جدید دور کی سب سے خطرناک جنگ قرار دیا جا رہا ہے۔

ٹیکنالوجی نے ان خاموش جنگوں کو مزید پیچیدہ بنادیا ہے۔ سائبر حملے، ڈیٹا چوری، اور مصنوعی ذہانت کے ذریعے فیصلوں پر اثر انداز ہونا یہ سب ایسے ہتھکنڈے ہیں جو بغیر کسی آواز کے دشمن کو کمزور کر سکتے ہیں۔ ایک سائبر حملہ کسی ملک کے بینکاری نظام کو مفلوج کر سکتا ہے، بجلی کے نظام کو متاثر کر سکتا ہے اور عوام میں خوف و ہراس پیدا کر سکتا ہے۔ مگر چونکہ یہ سب کچھ نظر نہیں آتا، اس لیے اس کا احساس بھی دیر سے ہوتا ہے۔

سفارتی محاذ پر بھی خاموش جنگیں جاری رہتی ہیں۔ بظاہر دوستانہ تعلقات کے پیچھے سخت مذاکرات، خفیہ معاہدے اور مفادات کی کشمکش چھپی ہوتی ہے۔ ایک طرف ممالک امن کی بات کرتے ہیں، دوسری طرف اپنے مفادات کے تحفظ کے لیے ہر ممکن قدم اٹھاتے ہیں۔ یہ وہ کھیل ہے جہاں الفاظ نرم ہوتے ہیں مگر ارادے سخت۔

دلچسپ بات یہ ہے کہ ان خاموش جنگوں کے دوران دنیا بولتی رہتی ہے۔ بیانات، قراردادیں، کانفرنسیں اور مذاکرات یہ سب ایک ایسا تاثر دیتے ہیں جیسے مسائل کا حل تلاش کیا جا رہا ہو۔ مگر اکثر اوقات یہ سب کچھ محض وقت حاصل کرنے یا عالمی رائے عامہ کو مطمئن کرنے کے لیے ہوتا ہے۔ اصل فیصلے کہیں اور ہو رہے ہوتے ہیں، اور عام عوام ان سے بے خبر رہتے ہیں۔

پاکستان جیسے ترقی پذیر ممالک کے لیے یہ صورتحال مزید چیلنجنگ ہے۔ ایک طرف انہیں عالمی طاقتوں کے درمیان توازن برقرار رکھنا ہوتا ہے، دوسری طرف اپنی معیشت اور داخلی استحکام کو بھی مضبوط بنانا ہوتا ہے۔ ایسے میں ہر فیصلہ نہایت احتیاط سے کرنا پڑتا ہے، کیونکہ ایک غلط قدم ملک کو بڑی مشکلات میں ڈال سکتا ہے۔ تاہم، یہ بھی حقیقت ہے کہ چیلنجز کے ساتھ مواقع بھی موجود ہوتے ہیں۔ اگر درست حکمت عملی اپنائی جائے تو انہی حالات میں ترقی کے راستے بھی نکالے جا سکتے ہیں۔

عوام کے لیے سب سے بڑا چیلنج یہ ہے کہ وہ شور اور حقیقت میں فرق کر سکیں۔ ہر خبر پر یقین کرنے کے بجائے اس کا تجزیہ کریں، مختلف ذرائع سے معلومات حاصل کریں اور اپنی رائے خود قائم کریں۔ کیونکہ آج کے دور میں سب سے بڑی طاقت شعور ہے۔ جس قوم کے عوام باشعور ہوں، اسے کسی بھی خاموش جنگ میں آسانی سے شکست نہیں دی جا سکتی۔

آخر میں یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ دنیا واقعی بول رہی ہے، مگر اس کی آواز میں سچ کم اور حکمت عملی زیادہ شامل ہے۔ اصل کھیل ان خاموش جنگوں کا ہے جو ہماری نظروں سے اوجھل ہیں مگر ہماری زندگیوں پر گہرے اثرات مرتب کر رہی ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم نہ صرف اس شور کو سمجھیں بلکہ اس خاموشی کو بھی سننے کی صلاحیت پیدا کریں، کیونکہ اصل حقیقت اکثر وہیں چھپی ہوتی ہے جہاں آواز نہیں ہوتی۔

یہی شعور ہمیں ایک مضبوط قوم بنا سکتا ہے اور یہی بصیرت ہمیں اس پیچیدہ عالمی نظام میں اپنا مقام حاصل کرنے میں مدد دے سکتی ہے۔

پاکستان واچ رپورٹ

وفاقی وزیرِ تجارت جام کمال خان کا وسطی ایشیائی ممالک کے ساتھ تجارت بڑھانے کیلئے بڑا فیصلہ

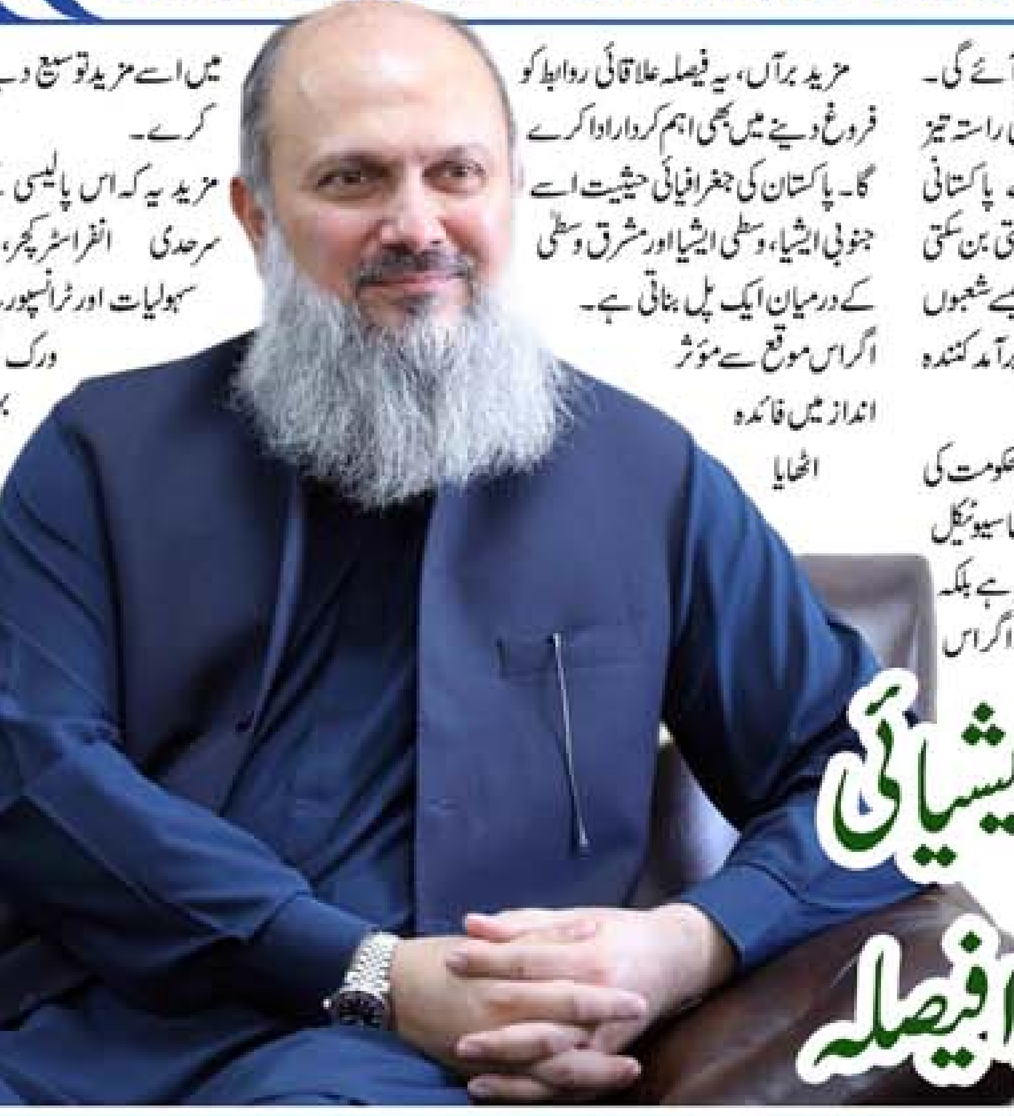

وفاقی وزیرِ تجارت جام کمال خان کی جانب سے ایران کے راستے وسطی ایشیائی ممالک اور آذربائیجان کو برآمدات کے لیے بینک گارنٹی اور لیٹر آف کریڈٹ کی شرط سے عارضی استثنیٰ دینے کا فیصلہ پاکستان کی تجارتی پالیسی میں ایک اہم اور دور رس اثرات کا حامل اقدام ہے۔ یہ فیصلہ نہ صرف برآمد کنندگان کے لیے سہولت پیدا کرتا ہے بلکہ پاکستان کے علاقائی تجارتی کردار کو بھی مضبوط بناتا ہے، جو موجودہ عالمی معاشی حالات میں ایک مثبت پیش رفت تصور کی جا رہی ہے۔

اس اقدام کے تحت زمینی راستے کے ذریعے ایران، آذربائیجان اور وسطی ایشیائی ریاستوں تک پاکستانی مصنوعات کی رسائی کو آسان بنا دیا گیا ہے۔ ماضی میں برآمد کنندگان کو بینک گارنٹی اور لیٹر آف کریڈٹ جیسی پیچیدہ مالی شرائط کا سامنا کرنا پڑتا تھا، جس کے باعث نہ صرف اخراجات میں اضافہ ہوتا تھا بلکہ کاروباری عمل بھی سست روی کا شکار رہتا تھا۔ اب ان شرائط میں عارضی نرمی سے کاروباری سرگرمیوں میں تیزی آئے گی اور چھوٹے و درمیانے درجے کے برآمد کنندگان کو بھی بین الاقوامی منڈیوں تک رسائی حاصل ہوگی۔

وزارت تجارت کے نوٹیفکیشن کے مطابق تین ماہ کے لیے دی جانے والی یہ خصوصی رعایت 24 مارچ سے 21 جون 2026 تک نافذ العمل رہے گی۔ اس مدت کے دوران برآمد کنندگان کو ایران اور وسطی ایشیائی ممالک کے ساتھ تجارت میں غیر معمولی سہولت میسر آئے گی۔ اگرچہ اسٹیٹ بینک کے ضوابط سے جزوی استثنیٰ دیا گیا ہے، تاہم برآمدی آمدن کو مقررہ مدت میں واپس لانے کی شرط برقرار رکھی گئی ہے، جو مالیاتی نظم و ضبط کو یقینی بنانے کے لیے ایک متوازن حکمت عملی ہے۔

ایران کو برآمد کی جانے والی اشیاء کی

فہرست خاصی وسیع ہے، جس میں چاول، سمندری خوراک، آلو، گوشت، پیاز، مکئی اور مختلف اقسام کے پھل شامل ہیں۔ یہ تمام اشیاء پاکستان کی زرعی پیداوار کا اہم حصہ ہیں، اور ان کی برآمد سے نہ صرف کسانوں کو فائدہ ہوگا بلکہ زرعی شعبے میں بھی بہتری آئے گی۔ اس کے علاوہ فارماسیوٹیکل مصنوعات اور ٹیکسٹائل کی برآمد کو بھی اس رعایت میں شامل کیا گیا ہے، جو پاکستان کی صنعتی صلاحیتوں کا مظہر ہے۔

یہ اقدام اس لحاظ سے بھی اہم ہے کہ وسطی ایشیائی ریاستیں ایک ابھرتی ہوئی منڈی ہیں، جہاں پاکستانی مصنوعات کے لیے وسیع مواقع موجود ہیں۔ ان ممالک تک براہ راست رسائی نہ ہونے کے باعث پاکستان کو ماضی میں مشکلات کا سامنا رہا، تاہم ایران کے راستے زمینی تجارت کی اجازت ملنے سے یہ رکاوٹ بڑی حد تک دور ہو گئی ہے۔ اس سے نہ صرف تجارتی حجم میں اضافہ ہوگا بلکہ پاکستان کی برآمدی منڈیوں میں تنوع بھی آئے گا۔

وفاقی وزیرِ تجارت جام کمال خان کا یہ کہنا بجا ہے کہ ایران کے راستے تجارت سے برآمد کنندگان کے اخراجات اور وقت میں نمایاں کمی آئے گی۔ سمندری راستوں کے مقابلے میں زمینی راستہ تیز اور نسبتاً کم خرچ ہوتا ہے، جس سے پاکستانی مصنوعات عالمی منڈی میں زیادہ مسابقتی بن سکتی ہیں۔ خاص طور پر چاول اور ادویات جیسے شعبوں میں یہ سہولت پاکستان کو ایک مضبوط برآمد کنندہ کے طور پر سامنے لا سکتی ہے۔

ادویات کی برآمدات کے حوالے سے حکومت کی ترجیح بھی قابلِ ذکر ہے۔ پاکستانی فارماسیوٹیکل صنعت نہ صرف معیار کے لحاظ سے بہتر ہے بلکہ قیمت کے اعتبار سے بھی مسابقتی ہے۔ اگر اس شعبے کو مزید سہولتیں فراہم کی جائیں تو پاکستان خطے میں ایک اہم فارماسیوٹیکل حب بن سکتا ہے۔ اس رعایت کے ذریعے ادویات کی برآمد میں حائل رکاوٹوں کو دور کرنا ایک مثبت قدم ہے جو مستقبل میں مزید مواقع پیدا کرے گا۔

مزید برآں، یہ فیصلہ علاقائی روابط کو فروغ دینے میں بھی اہم کردار ادا کرے گا۔ پاکستان کی جغرافیائی حیثیت اسے جنوبی ایشیا، وسطی ایشیا اور مشرق وسطیٰ کے درمیان ایک پل بناتی ہے۔ اگر اس موقع سے مؤثر انداز میں فائدہ اٹھایا جائے تو پاکستان نہ صرف اپنی برآمدات میں اضافہ کر سکتا ہے بلکہ ایک علاقائی تجارتی راہداری کے طور پر بھی اپنی حیثیت مستحکم کر سکتا ہے۔

یہ امر بھی قابلِ غور ہے کہ عالمی سطح پر تجارت کے رجحانات تیزی سے بدل رہے ہیں اور ممالک علاقائی تعاون کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ ایسے میں پاکستان کا یہ قدم اسے ایک فعال اور متحرک معیشت کے طور پر پیش کرتا ہے۔ یہ اقدام اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ حکومت برآمدات کے فروغ اور معیشت کے استحکام کے لیے سنجیدہ اقدامات کر رہی ہے۔

تاہم اس پالیسی کی کامیابی کا انحصار اس بات پر ہوگا کہ برآمد کنندگان اس موقع سے کس حد تک فائدہ اٹھاتے ہیں۔ انہیں چاہیے کہ وہ معیار، پیکنگ اور بروقت ترسیل پر خصوصی توجہ دیں تاکہ عالمی منڈی میں پاکستان کی ساکھ مزید بہتر ہو۔ اسی طرح حکومت کو بھی چاہیے کہ وہ اس رعایت کے نتائج کا بغور جائزہ لے اور کامیابی کی صورت میں اسے مزید توسیع دینے پر غور کرے۔

مزید یہ کہ اس پالیسی کے تحت سرحدی انفراسٹرکچر، کسٹمز سہولیات اور ٹرانسپورٹ نیٹ ورک کو بھی بہتر بنانا ناگزیر ہے تاکہ بڑھتی ہوئی تجارتی سرگرمیوں کو مؤثر انداز میں سنبھالا جا سکے۔ اگر سرحدی راستوں پر تیز تر کلیئرنس، ڈیجیٹل ڈاکیومنٹیشن اور جدید لاجسٹکس نظام متعارف کرایا جائے تو برآمدات کے حجم میں کئی گنا اضافہ ممکن ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ نجی شعبے کی شمولیت اور سرمایہ کاری کو بھی فروغ دینا ہوگا تاکہ یہ اقدام محض عارضی سہولت نہ رہے بلکہ ایک پائیدار معاشی حکمت عملی میں تبدیل ہو سکے۔

آخر میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ ایران کے راستے وسطی ایشیا اور آذربائیجان تک برآمدات کے لیے مالیاتی شرائط میں نرمی ایک دانشمندانہ اور بروقت فیصلہ ہے۔ یہ نہ صرف برآمد کنندگان کے لیے آسانیاں پیدا کرے گا بلکہ پاکستان کی معیشت کو مضبوط بنانے میں بھی اہم کردار ادا کرے گا۔ اگر اس پالیسی کو مستقل بنیادوں پر مؤثر حکمت عملی کے ساتھ آگے بڑھایا جائے تو پاکستان خطے میں ایک مضبوط تجارتی طاقت کے طور پر ابھر سکتا ہے۔

وائب کوڈنگ کا پھیلاؤ، آئی ٹی سیکٹر کیلئے نیا سائبر خطرہ

پاکستان واچ رپورٹ

سائبر سیکیورٹی ماہرین کی جانب سے سامنے آنے والی حالیہ وارننگ نے دنیا بھر کے آئی ٹی شعبے، خصوصاً پاکستان کے تیزی سے ترقی کرتے فری لانس اور ٹیکنالوجی سیکٹر میں ایک نئی بحث چھیڑ دی ہے۔ ''وائب کوڈنگ'' کا بڑھتا ہوا رجحان بظاہر تو سہولت، رفتار اور جدت کی علامت ہے، مگر اس کے پس پردہ ایسے خطرات بھی جنم لے رہے ہیں جو نہ صرف انفرادی ڈیولپرز بلکہ قومی سطح پر ڈیجیٹل معیشت کو متاثر کر سکتے ہیں۔ یہ نیا ماڈل، جس میں صارف صرف سادہ زبان میں ہدایات دے کر مصنوعی ذہانت کے ذریعے مکمل ایپلی کیشنز تیار کر لیتے ہیں، ٹیکنالوجی کی دنیا میں ایک انقلابی تبدیلی کے طور پر دیکھا جا رہا ہے، لیکن ہر انقلاب اپنے ساتھ غیر متوقع چیلنجز بھی لے کر آتا ہے۔

پاکستان، جہاں نوجوانوں کی بڑی تعداد فری لانسنگ کے ذریعے عالمی مارکیٹ میں خدمات فراہم کر رہی ہے، وہاں ایسے جدید ٹولز کا استعمال تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ اپ ورک اور فیوور جیسے پلیٹ فارمز پر کام کرنے والے پاکستانی ڈیولپرز اب مصنوعی ذہانت پر مبنی کوڈنگ ٹولز سے فائدہ اٹھا کر کم وقت میں زیادہ کام انجام دے رہے ہیں۔ مالی سال 2025-26 کے پہلے نصف میں 500 ملین ڈالر سے زائد زرمبادلہ کمانا اس بات کا ثبوت ہے کہ پاکستان کا آئی ٹی سیکٹر تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے، اور اس ترقی میں اے آئی ٹیکنالوجی کا کردار نمایاں ہے۔ تاہم، اسی تیزی کے ساتھ خطرات بھی بڑھ رہے ہیں، جنہیں نظر انداز کرنا مستقبل میں سنگین نتائج کا باعث بن سکتا ہے۔

وائب کوڈنگ کی بنیادی خاصیت یہ ہے کہ یہ پیچیدہ پروگرامنگ کو عام افراد کے لیے قابل رسائی بناتی ہے۔ اب ایک ایسا شخص بھی ایپلی کیشن تیار کر سکتا ہے جسے روایتی پروگرامنگ زبانوں کا مکمل علم نہ ہو۔ یہی سہولت اسے مقبول بنا رہی ہے، لیکن یہی پہلو سیکیورٹی کے لیے سب سے بڑا چیلنج بھی ہے۔ جب کوڈ انسانی نگرانی کے بغیر یا کم نگرانی میں تیار ہو، تو اس میں موجود خامیوں کا اندازہ لگانا مشکل ہو جاتا ہے۔ ایسے میں ''پرومپٹ انجیکشن'' جیسے حملے سامنے آتے ہیں، جہاں ہیکرز اے آئی کو دی جانے والی ہدایات میں رد و بدل کر کے نقصان دہ کوڈ تیار کرا سکتے ہیں۔

مزید تشویشناک پہلو ''زیرو کلک'' حملے ہیں، جن میں صارف کو کسی لنک پر کلک کرنے یا کوئی فائل کھولنے کی بھی ضرورت نہیں ہوتی۔ صرف سسٹم کی کمزوریوں کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ہیکرز براہ راست رسائی حاصل کر سکتے ہیں۔ اگر وائب کوڈنگ پلیٹ فارمز میں ایسی کمزوریاں موجود ہوں تو یہ حملے نہایت آسان ہو سکتے ہیں، اور ان کا دائرہ اثر بہت وسیع ہو سکتا ہے۔ خاص طور پر ایسے ڈیولپرز جو بین الاقوامی کلائنٹس کے لیے کام کر رہے ہیں، ان کے سسٹمز میں دراڑ آنے کا مطلب ہے کہ کئی ممالک کے حساس ڈیٹا کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔

ماہرین کے مطابق مسئلہ صرف اے آئی ماڈلز تک محدود نہیں بلکہ ان پلیٹ فارمز کے بنیادی ڈھانچے میں بھی خامیاں موجود ہو سکتی ہیں۔ جدید ''ایجنٹک'' اے آئی سسٹمز نہ صرف کوڈ لکھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں بلکہ اسے خود تبدیل کر کے چلانے کی بھی صلاحیت رکھتے ہیں۔ یہ خودمختاری جہاں کارکردگی کو بہتر بناتی ہے، وہیں کنٹرول اور نگرانی کے مسائل بھی پیدا کرتی ہے۔ اگر ایک بار کوئی نقصان دہ کوڈ سسٹم میں داخل ہو جائے تو وہ خود کو مزید پھیلا سکتا ہے، جس سے نقصان کئی گنا بڑھ جاتا ہے۔

پاکستان جیسے ملک میں، جہاں ڈیجیٹل معیشت ابھر رہی ہے، وہاں اس قسم کے خطرات کا بروقت ادراک اور ان کا سدباب نہایت ضروری ہے۔ بدقسمتی سے اس وقت ملک میں اے آئی سے متعلق واضح سیکیورٹی پالیسیوں کا فقدان ہے۔ پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی (پی ٹی اے) کی موجودہ پالیسیوں میں بھی اے آئی ڈویلپمنٹ پلیٹ فارمز کے حوالے سے جامع رہنما اصول موجود نہیں ہیں۔ یہ خلا نہ صرف مقامی ڈیولپرز کو غیر یقینی صورتحال میں رکھتا ہے بلکہ بین الاقوامی سطح پر پاکستان کے آئی ٹی سیکٹر کی ساکھ کو بھی متاثر کر سکتا ہے۔

دوسری جانب، نجی شعبہ بھی اس معاملے میں مکمل طور پر تیار نظر نہیں آتا۔ بہت سی کمپنیاں اور فری لانسرز صرف پیداواریت بڑھانے پر توجہ دے رہے ہیں، جبکہ سیکیورٹی کو ثانوی حیثیت دی جا رہی ہے۔ یہ رجحان طویل مدت میں نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے۔ اگر کسی بڑے ڈیٹا لیک یا سائبر حملے کا واقعہ پیش آتا ہے تو اس کے اثرات صرف ایک فرد یا کمپنی تک محدود نہیں رہیں گے بلکہ پورے ایکو سسٹم کو متاثر کریں گے۔

اس صورتحال میں ضروری ہے کہ حکومت، نجی شعبہ اور تعلیمی ادارے مل کر ایک جامع حکمت عملی ترتیب دیں۔ سب سے پہلے اے آئی سیکیورٹی کے حوالے سے واضح قوانین اور ضوابط متعارف کروانا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ڈیولپرز کی تربیت بھی ضروری ہے تاکہ وہ صرف کوڈ لکھنے تک محدود نہ رہیں بلکہ سیکیورٹی کے اصولوں سے بھی مکمل طور پر آگاہ ہوں۔ یونیورسٹیوں اور ٹریننگ انسٹیٹیوٹس میں سائبر سیکیورٹی کو لازمی مضمون کے طور پر شامل کیا جانا چاہیے تاکہ آنے والی نسلیں ان خطرات کا بہتر انداز میں مقابلہ کر سکیں۔

مزید برآں، ٹیکنالوجی کمپنیوں کو بھی اپنی ذمہ داری کا احساس کرنا ہوگا۔ انہیں ایسے سسٹمز تیار کرنے ہوں گے جو نہ صرف تیز اور مؤثر ہوں بلکہ محفوظ بھی ہوں۔ سیکیورٹی کو سسٹم کا بنیادی جزو بنایا جائے، نہ کہ بعد میں شامل کیا جانے والا عنصر۔ اسی طرح، ریگولیٹری اداروں کو بھی جدید ٹیکنالوجی کے مطابق خود کو اپ ڈیٹ کرنا ہوگا تاکہ وہ بروقت فیصلے کر سکیں۔

یہ حقیقت ہے کہ وائب کوڈنگ اور اے آئی ٹیکنالوجی مستقبل کا حصہ ہیں اور انہیں روکنا ممکن نہیں۔ تاہم، ان کے استعمال کو محفوظ بنانا ضرور ممکن ہے۔ اگر بروقت اقدامات کیے جائیں تو یہی ٹیکنالوجی پاکستان کے آئی ٹی سیکٹر کو نئی بلندیوں تک لے جا سکتی ہے۔ لیکن اگر سیکیورٹی کو نظر انداز کیا گیا تو یہی ترقی ایک بڑے بحران میں بھی بدل سکتی ہے۔

لہٰذا، یہ وقت ہے کہ ہم اس ابھرتے ہوئے رجحان کو صرف ایک موقع کے طور پر نہ دیکھیں بلکہ اس کے خطرات کو بھی سنجیدگی سے لیں۔ متوازن حکمت عملی، مضبوط پالیسی سازی اور مسلسل نگرانی کے ذریعے ہی ہم اس چیلنج کو ایک کامیابی میں بدل سکتے ہیں اور پاکستان کے آئی ٹی سیکٹر کو محفوظ اور مستحکم مستقبل فراہم کر سکتے ہیں۔

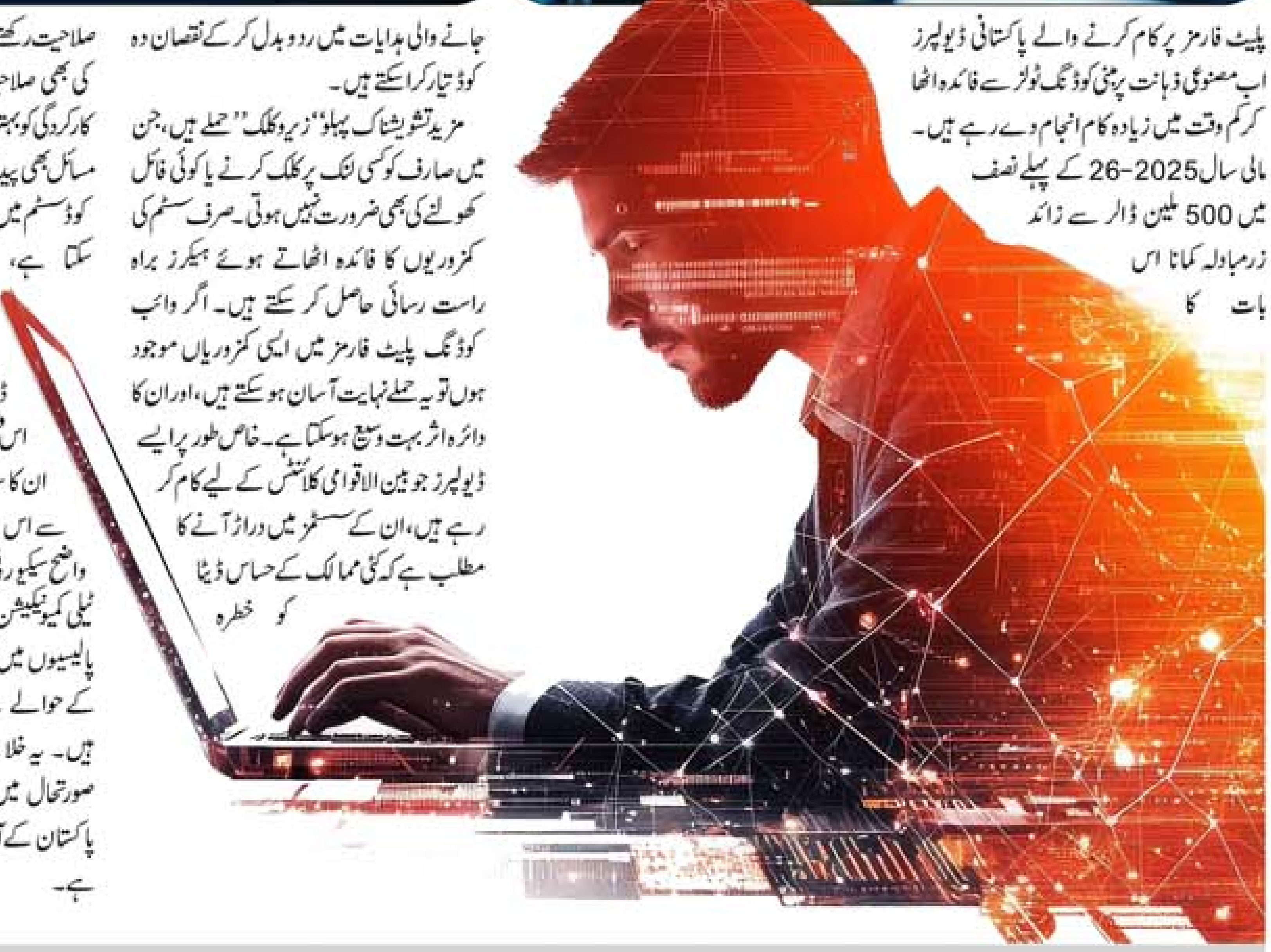

پاکستان واچ رپورٹ

ہمارے وسائل لامحدود نہیں

حکومت کب تک برداشت کرسکتی ہے؟ وفاقی وزیر خزانہ

وفاقی وزیر خزانہ محمد اورنگزیب کی حالیہ پریس کانفرنس نہ صرف موجودہ معاشی صورتحال کی عکاسی کرتی ہے بلکہ اس میں مستقبل کی حکمت عملی کے اہم اشارات بھی پوشیدہ ہیں۔ عالمی سطح پر بڑھتی ہوئی غیر یقینی صورتحال، توانائی کے بحران، اور تجارتی دباؤ کے تناظر میں پاکستان کی معاشی پالیسیوں کا جائزہ لینا ناگزیر ہو جاتا ہے۔

دنیا اس وقت جن مشکلات سے دوچار ہے، ان میں جغرافیائی کشیدگیاں، تیل کی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ، اور سپلائی چین کی رکاوٹیں نمایاں ہیں۔ ایسے حالات میں پاکستان جیسے ترقی پذیر ممالک کے لیے معاشی استحکام برقرار رکھنا ایک بڑا چیلنج ہے۔ وزیر خزانہ کا یہ بیان کہ ''ہم تیل کی مسلسل سپلائی کے لیے پرعزم ہیں'' دراصل اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ حکومت توانائی کے شعبے کو اپنی ترجیحات میں سرفہرست رکھے ہوئے ہے، کیونکہ توانائی کسی بھی معیشت کی ریڑھ کی ہڈی ہوتی ہے۔

پاکستان کی معیشت بڑی حد تک درآمدی ایندھن پر انحصار کرتی ہے، جس کی وجہ سے عالمی منڈی میں قیمتوں کا براہ راست اثر ملکی معیشت پر پڑتا ہے۔ اگر تیل کی سپلائی میں خلل آتا ہے یا قیمتیں بڑھتی ہیں تو اس کا اثر نہ صرف مہنگائی پر بلکہ صنعتی پیداوار اور برآمدات پر بھی پڑتا ہے۔ اس تناظر میں حکومت کی جانب سے سپلائی کو یقینی بنانے کا عزم ایک مثبت قدم ہے، تاہم اس کے ساتھ ساتھ متبادل توانائی ذرائع پر بھی توجہ دینا وقت کی اہم ضرورت ہے۔

وزیر خزانہ نے اپنی گفتگو میں اس بات کا اعتراف بھی کیا کہ موجودہ صورتحال چند ہفتوں یا مہینوں تک برقرار رہ سکتی ہے۔ یہ بیان حقیقت پسندی کی عکاسی کرتا ہے کیونکہ عالمی بحران فوری طور پر حل نہیں ہوتے۔ تاہم اس کے ساتھ ساتھ یہ سوال بھی پیدا ہوتا ہے کہ کیا حکومت کے پاس طویل المدتی حکمت عملی موجود ہے یا نہیں۔ عارضی اقدامات وقتی ریلیف تو فراہم کر سکتے ہیں، مگر پائیدار ترقی کے لیے جامع منصوبہ بندی ضروری ہوتی ہے۔

شہباز شریف کی جانب سے عوام پر کم سے کم بوجھ ڈالنے کا فیصلہ ایک سیاسی و سماجی طور پر اہم قدم ہے۔ 69 ارب روپے کا بوجھ حکومت کی جانب سے برداشت کرنا اس بات کا ثبوت ہے کہ حکومت مہنگائی کے دباؤ کو کم کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ تاہم یہاں یہ سوال بھی اہم ہے کہ یہ بوجھ حکومت کب تک برداشت کرسکتی ہے، کیونکہ پاکستان کے مالی وسائل محدود ہیں اور بجٹ خسارہ پہلے ہی ایک بڑا مسئلہ ہے۔

وزیر خزانہ نے واضح طور پر کہا کہ ''ہمارے وسائل لامحدود نہیں ہیں''، جو ایک حقیقت پسندانہ بیان ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ حکومت کو اپنی ترجیحات کا ازسرِ نو تعین کرنا ہوگا۔ غیر ضروری اخراجات میں کمی، ٹیکس نیٹ کو وسیع کرنا، اور مالی نظم وضبط کو بہتر بنانا ایسے اقدامات ہیں جو اس صورتحال میں ناگزیر ہو جاتے ہیں۔

تجارت پر ممکنہ اثرات کا ذکر بھی اس پریس کانفرنس کا ایک اہم پہلو تھا۔ عالمی سطح پر اگر سپلائی چین متاثر ہوتی ہے تو پاکستان کی برآمدات اور درآمدات دونوں متاثر ہو سکتی ہیں۔ خاص طور پر ٹیکسٹائل سیکٹر، جو پاکستان کی برآمدات کا بڑا حصہ ہے، توانائی کی قیمتوں اور سپلائی پر بہت زیادہ انحصار کرتا ہے۔ اگر توانائی مہنگی یا کم دستیاب ہو جائے تو اس سیکٹر کی کارکردگی متاثر ہو سکتی ہے، جس کا اثر زرِ مبادلہ کے ذخائر پر پڑے گا۔

اسی تناظر میں وزیر خزانہ کی جانب سے ''بہتر ترقی کی تجاویز'' کا ذکر امید کی ایک کرن ہے، لیکن ان تجاویز کی نوعیت اور ان پر عملدرآمد کی رفتار انتہائی اہم ہوگی۔ پاکستان کو اس وقت ایسے اقدامات کی ضرورت ہے جو نہ صرف فوری مسائل کا حل فراہم کریں بلکہ طویل المدتی معاشی استحکام کی بنیاد بھی رکھیں۔

ٹارگٹڈ ریلیف پیکج کی بات بھی خاصی اہمیت کی حامل ہے۔ ماضی میں عام سبسڈی دینے کے باعث وسائل کا بڑا حصہ ضائع ہو جاتا تھا اور اصل مستحقین تک فائدہ نہیں پہنچ پاتا تھا۔ ٹارگٹڈ ریلیف کا تصور اس لحاظ سے بہتر ہے کہ اس کے ذریعے محدود وسائل کو مؤثر انداز میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اگر یہ پالیسی شفافیت اور درست ڈیٹا کی بنیاد پر نافذ کی جائے تو یہ کمزور طبقات کے لیے حقیقی سہارا ثابت ہو سکتی ہے۔

تاہم اس پالیسی کی کامیابی کا انحصار اس کے نفاذ کے نظام پر ہوگا۔ پاکستان میں ڈیٹا کی درستگی اور شفافیت کے مسائل ہمیشہ سے چیلنج رہے ہیں۔ اگر ٹارگٹڈ ریلیف کا نظام مؤثر نہ ہوا تو اس کے مطلوبہ نتائج حاصل نہیں ہو سکیں گے۔ اس لیے ضروری ہے کہ حکومت اس سلسلے میں جدید ٹیکنالوجی اور ڈیجیٹل نظام کا استعمال کرے تاکہ مستحق افراد کی درست نشاندہی کی جا سکے۔

مزید برآں، موجودہ صورتحال میں عوامی اعتماد کا برقرار رہنا بھی انتہائی اہم ہے۔ حکومت کے اقدامات اور بیانات میں تسلسل اور شفافیت ہونی چاہیے تاکہ عوام کو یہ یقین ہو کہ ان کے مسائل کو سنجیدگی سے حل کیا جا رہا ہے۔ اگر عوام کا اعتماد متزلزل ہو جائے تو معاشی پالیسیوں کے مثبت اثرات بھی محدود ہو جاتے ہیں۔

آخر میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ وزیر خزانہ محمد اورنگزیب کی پریس کانفرنس ایک متوازن پیغام دیتی ہے، جس میں چیلنجز کا اعتراف بھی ہے اور حل کی کوششوں کا ذکر بھی۔ تاہم اصل امتحان ان پالیسیوں کے عملی نفاذ میں ہے۔ پاکستان کو اس وقت قلیل المدتی ریلیف کے ساتھ ساتھ طویل المدتی اصلاحات کی ضرورت ہے، جن میں توانائی کے متبادل ذرائع، برآمدات میں اضافہ، اور مالی نظم و ضبط شامل ہیں۔

اگر حکومت ان پہلوؤں پر مؤثر انداز میں عملدرآمد کر پاتی ہے تو نہ صرف موجودہ بحران پر قابو پایا جا سکتا ہے بلکہ مستقبل میں ایک مضبوط اور مستحکم معیشت کی بنیاد بھی رکھی جا سکتی ہے۔

پاکستان واچ نیوز

کوریا میں پاکستانیوں کے لیے ملازمت کے شاندار مواقع

جدید نظام، بہتر اجرت، محفوظ ورکنگ ماحول اور میرٹ پر مبنی سلیکشن سسٹم نے کوریا کو پاکستانیوں کے لیے ایک قابلِ اعتماد ملک بنا دیا

دنیا بھر میں روزگار کے مواقع کی تلاش میں پاکستانی نوجوانوں کی بڑی تعداد بیرونِ ملک جانے کو ترجیح دیتی ہے، اور اس سلسلے میں جنوبی کوریا ایک اہم اور پرکشش منزل کے طور پر سامنے آیا ہے۔

جدید صنعتی نظام، بہتر اجرت، محفوظ ورکنگ ماحول اور میرٹ پر مبنی سلیکشن سسٹم نے کوریا کو پاکستانی محنت کشوں کے لیے ایک قابلِ اعتماد ملک بنا دیا ہے۔ حالیہ پیش رفت سے واضح ہوتا ہے کہ کوریا میں ملازمت کے مواقع حاصل کرنے کے لیے اب زبان کی مہارت اور خالص میرٹ کو بنیادی حیثیت حاصل ہو چکی ہے۔

کوریا کا ایمپلائمنٹ پرمٹ سسٹم (EPS) ایک منظم اور شفاف طریقہ کار پر مبنی ہے، جس کے تحت غیر ملکی ورکرز کو قانونی طور پر روزگار فراہم کیا جاتا ہے۔ اس نظام میں کسی قسم کی سفارش، رشوت یا ذاتی اثر و رسوخ کی گنجائش نہیں ہوتی، بلکہ تمام مراحل کمپیوٹرائزڈ اور میرٹ پر مبنی ہوتے ہیں۔ پاکستانی امیدواروں کے لیے یہ ایک سنہری موقع ہے کہ وہ اپنی صلاحیتوں کو نکھار کر عالمی سطح پر خود کو منوا سکیں۔

ای پی ایس کے تحت آجر (کمپنی یا فیکٹری مالک) براہِ راست مقامی روزگار مراکز سے امیدواروں کی فہرست حاصل کرتے ہیں۔ اس فہرست میں آجر کی طلب کے مقابلے میں تین گنا زیادہ امیدوار شامل کیے جاتے ہیں تاکہ انتخاب کا دائرہ وسیع ہو۔ تاہم حتمی فیصلہ مکمل طور پر آجر کے اختیار میں ہوتا ہے، جس میں کسی سرکاری یا نجی ادارے کی مداخلت شامل نہیں ہوتی۔ یہ طریقہ کار اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ صرف اہل اور موزوں افراد ہی منتخب ہوں۔

کوریا میں ملازمت حاصل کرنے کے لیے سب سے اہم عنصر کورین زبان پر عبور ہے۔ یہ نہ صرف روزمرہ کے کاموں کو آسان بناتا ہے بلکہ ورکر کو جلد ماحول سے ہم آہنگ ہونے میں بھی مدد دیتا ہے۔ صنعتی شعبوں میں کام کے دوران زبان کی سمجھ بوجھ حادثات سے بچاؤ اور پیداواریت میں اضافے کا سبب بنتی ہے۔ اسی لیے کورین ادارے ایسے کارکنوں کو ترجیح دیتے ہیں جو زبان میں مہارت رکھتے ہوں۔

پاکستانی نوجوانوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ کورین زبان سیکھنے کو سنجیدگی سے لیں۔ اگر زیادہ تعداد میں ایسے امیدوار سامنے آئیں جو زبان میں مہارت رکھتے ہوں تو وقت کے ساتھ کوریا میں پاکستانی ورکرز کی ساکھ مزید مضبوط ہوگی۔ اس سے نہ صرف انفرادی سطح پر فائدہ ہوگا بلکہ مجموعی طور پر پاکستان کے لیے بھی مزید مواقع پیدا ہوں گے۔

کوریا کے پوائنٹس بیسڈ سلیکشن سسٹم میں بھی مکمل شفافیت کو یقینی بنایا گیا ہے۔ اس نظام کے تحت امیدواروں کا انتخاب نمبروں کی بنیاد پر کیا جاتا ہے، جس میں دو اہم مراحل شامل ہوتے ہیں: کورین لینگویج ٹیسٹ اور اسکلز اسیسمنٹ۔ ان دونوں مراحل میں حاصل کردہ نمبرز ہی امیدوار کی کامیابی یا ناکامی کا فیصلہ کرتے ہیں، اور کسی اضافی عنصر کو شامل نہیں کیا جاتا۔

رواں سال سے مینوفیکچرنگ سیکٹر کے لیے کورین لینگویج ٹیسٹ کا کم از کم اسکور 60 مقرر کیا گیا ہے، جو اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ زبان کی اہمیت مزید بڑھ گئی ہے۔ اس کے علاوہ اسکلز اسیسمنٹ کے طریقہ کار میں بھی تبدیلیاں کی جا رہی ہیں۔ بنیادی مہارتوں کے حصے کو آسان بنایا جا رہا ہے جبکہ انٹرویو کے مرحلے کو زیادہ اہمیت دی جا رہی ہے تاکہ امیدوار کی عملی صلاحیتوں اور رویے کا بہتر انداز میں جائزہ لیا جا سکے۔

کورونا وبا کے بعد ایک عرصے تک بیرونِ ملک ورکرز کی روانگی متاثر رہی، تاہم بعد ازاں اس میں نمایاں بہتری آئی اور بڑی تعداد میں پاکستانی ورکرز کوریا گئے۔ حالیہ دنوں میں اگرچہ اس رفتار میں کچھ کمی دیکھی گئی ہے، لیکن یہ عارضی نوعیت کی ہے۔ کوریا کی حکومت اور متعلقہ ادارے صورتحال کے مطابق پالیسیوں میں رد و بدل کر رہے ہیں تاکہ نظام کو مزید مؤثر بنایا جا سکے۔

یہ بات بھی اہم ہے کہ مختلف ممالک کے لیے صرف صنعتوں کے انتخاب میں فرق ہو سکتا ہے، جبکہ دیگر تمام قواعد و ضوابط یکساں طور پر لاگو ہوتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ پاکستانی ورکرز کو بھی وہی مواقع اور سہولیات حاصل ہیں جو دیگر ممالک کے کارکنوں کو دی جاتی ہیں، بشرطیکہ وہ مطلوبہ معیار پر پورا اتریں۔

پاکستان کے لیے یہ ایک اہم موقع ہے کہ وہ اپنے افرادی قوت کو عالمی معیار کے مطابق تیار کرے۔ فنی تربیت، زبان کی مہارت اور پیشہ ورانہ رویے کو فروغ دے کر ہم نہ صرف اپنے نوجوانوں کے لیے بہتر مستقبل یقینی بنا سکتے ہیں بلکہ ملک کے لیے قیمتی زرِ مبادلہ بھی حاصل کر سکتے ہیں۔

حکومت اور متعلقہ اداروں کو چاہیے کہ وہ کورین زبان کی تربیت کے مراکز میں اضافہ کریں اور نوجوانوں کو اس حوالے سے آگاہی فراہم کریں۔ اس کے ساتھ ساتھ ٹیکنیکل اور ووکیشنل ٹریننگ کو بھی فروغ دیا جائے تاکہ پاکستانی ورکرز عالمی منڈی میں مسابقتی حیثیت حاصل کر سکیں۔

آخر میں یہ کہنا بجا ہوگا کہ کوریا میں ملازمت کے مواقع پاکستانیوں کے لیے ایک روشن امید کی کرن ہیں، لیکن ان سے فائدہ اٹھانے کے لیے سنجیدگی، محنت اور تیاری ناگزیر ہے۔ زبان سیکھنا، مہارت حاصل کرنا اور میرٹ پر یقین رکھنا ہی کامیابی کی کنجی ہے۔ اگر ہم ان اصولوں کو اپنا لیں تو وہ دن دور نہیں جب پاکستانی ورکرز دنیا بھر میں اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوا رہے ہوں گے اور ملک کا نام روشن کر رہے ہوں گے۔

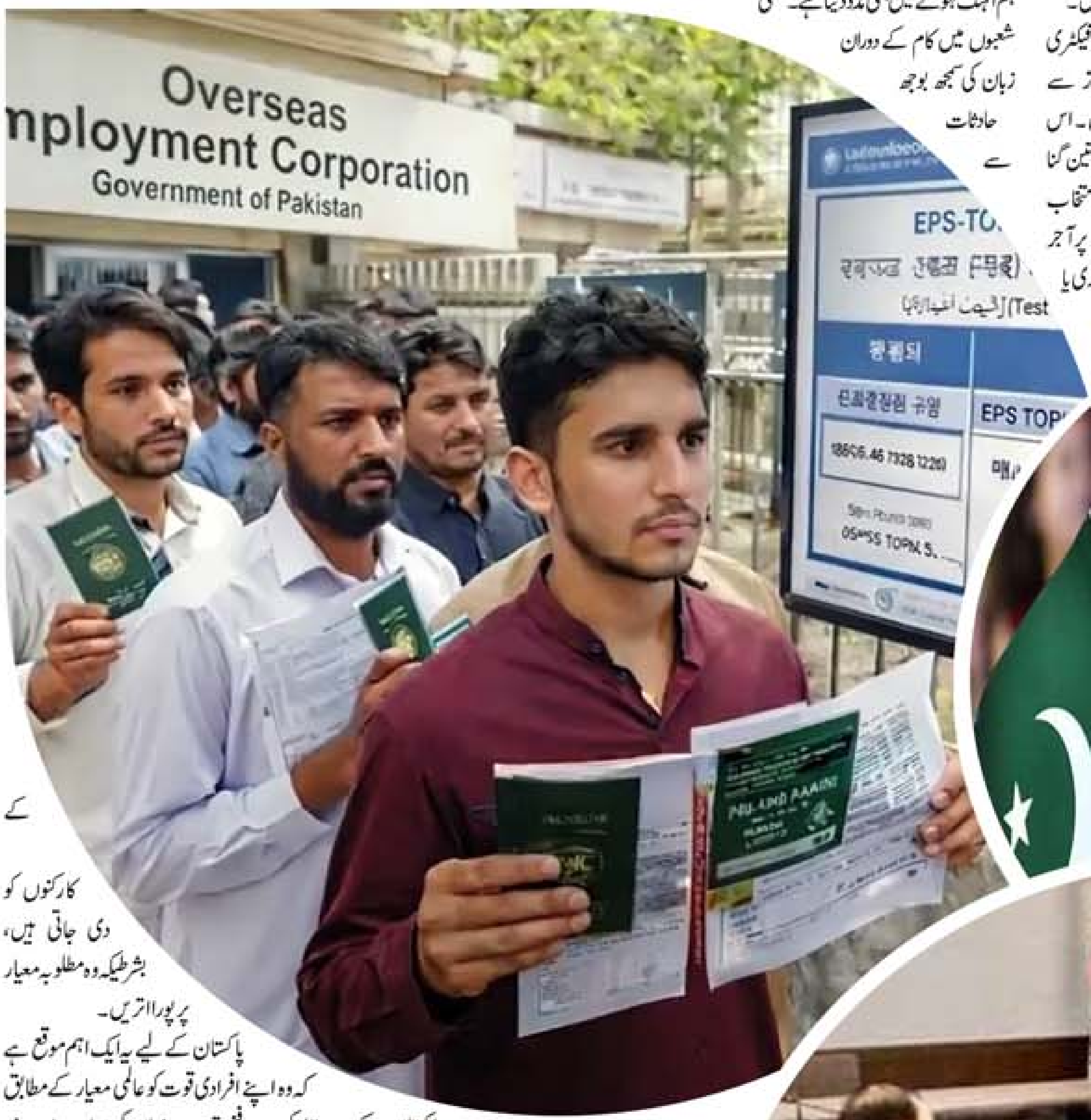

پاکستان میں ریٹیل سیکٹر کی ڈیجیٹلائزیشن

ٹیکس نظام میں شفافیت کی جانب ایک بڑا اقدام

پاکستان واچ رپورٹ

پاکستان میں ٹیکس نظام کو جدید خطوط پر استوار کرنے اور معیشت کو دستاویزی شکل دینے کے لیے فیڈرل بورڈ آف ریونیو (ایف بی آر) نے ایک اہم پیش رفت کرتے ہوئے بڑے ریٹیلرز کو پوائنٹ آف سیل (POS) سسٹم سے منسلک کرنے کا عمل تیز کر دیا ہے۔ حالیہ اعداد و شمار کے مطابق اب تک 12 ہزار 861 بڑے ریٹیلرز اس سسٹم سے منسلک ہو چکے ہیں، جو ملک میں ٹیکس اصلاحات کے سفر میں ایک نمایاں سنگ میل ہے۔

یہ اقدام دراصل انٹرنیشنل مانیٹری فنڈ (آئی ایم ایف) کے ساتھ طے شدہ شرائط کے تحت کیا جا رہا ہے، جس کا بنیادی مقصد پاکستان کی معیشت کو زیادہ شفاف، مستحکم اور دستاویزی بنانا ہے۔ اس تناظر میں بڑے کاروباری مراکز، ٹیکسٹائل، لیدر انڈسٹری اور ریسٹورنٹس کو ڈیجیٹل نظام میں شامل کرنا نہایت اہم قرار دیا گیا ہے۔

ڈیجیٹل نظام کی اہمیت اور ضرورت

پاکستان کی معیشت کا ایک بڑا حصہ غیر دستاویزی رہا ہے، جس کے باعث ٹیکس چوری، کم ریونیو اور مالیاتی

خسارے جیسے مسائل جنم لیتے رہے ہیں۔

پوائنٹ آف سیل سسٹم کے ذریعے حکومت اب ان مسائل پر قابو پانے کی کوشش کر رہی ہے۔ اس نظام کے تحت ہر خرید و فروخت کا ڈیٹا براہ راست ایف بی آر کے کمپیوٹرائزڈ سسٹم تک پہنچتا ہے، جس سے نہ صرف شفافیت بڑھتی ہے بلکہ ٹیکس چوری کے امکانات بھی کم ہو جاتے ہیں۔

یہ نظام خاص طور پر ٹیئر ون ریٹیلرز کے لیے لازمی قرار دیا گیا ہے، جن کا سالانہ ٹرن اوور 50 کروڑ روپے سے زائد ہے۔ ان کاروباروں کو رواں مالی سال کے اختتام تک ڈیجیٹل انوائسنگ سسٹم سے مکمل طور پر منسلک کیا جائے گا۔

پیش رفت اور اعداد و شمار

ایف بی آر کے مطابق اب تک 12 ہزار 861 بڑے ریٹیلرز کو POS سسٹم سے منسلک کیا جا چکا ہے، جبکہ ان کی برانچوں کی مجموعی تعداد 35 ہزار 761 ہے۔ ان میں سے:

ٹیئر ون ریٹیلرز کی تعداد 11 ہزار 301 ہے
ان کی برانچز 23 ہزار 676 ہیں

تقریباً 1000 بڑے ریسٹورنٹس اور ان کی 1490 برانچز بھی اس نظام کا حصہ بن چکی ہیں
ٹیکسٹائل اور لیدر سیکٹر سے تعلق رکھنے والے 560 ریٹیلرز بھی رجسٹرڈ ہو چکے ہیں

یہ اعداد و شمار ظاہر کرتے ہیں کہ پاکستان میں کاروباری طبقہ تیزی سے ڈیجیٹل معیشت کی طرف بڑھ رہا ہے، جو ایک مثبت پیش رفت ہے۔

آئندہ کا لائحہ عمل

ایف بی آر نے آئندہ دو سالوں میں 40 ہزار ٹیئر ون ریٹیلرز کو اس نظام میں شامل کرنے کا ہدف مقرر کیا ہے۔ یہ ایک بڑا ہدف ہے، جس کے حصول کے لیے نہ صرف حکومتی اقدامات بلکہ کاروباری برادری کا تعاون بھی ناگزیر ہے۔

ڈیجیٹل انوائسنگ کا نفاذ بھی اس عمل کا ایک اہم حصہ ہے، جس کے ذریعے ہر خرید و فروخت کا ریکارڈ محفوظ اور قابل تصدیق ہوگا۔ اس سے نہ صرف ٹیکس کلیکشن میں اضافہ ہوگا بلکہ معیشت کے مختلف شعبوں میں شفافیت بھی آئے گی۔

کاروباری طبقے کے لیے چیلنجز

اگرچہ یہ اقدام معیشت کے لیے فائدہ مند ہے، تاہم کاروباری طبقے کو کچھ چیلنجز کا سامنا بھی ہے۔ خاص طور پر چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروبار کے لیے ڈیجیٹل نظام میں منتقل ہونا آسان نہیں۔ انہیں تکنیکی مہارت، سسٹمز کی تنصیب اور عملے کی تربیت جیسے مسائل درپیش ہو سکتے ہیں۔

اس کے علاوہ، بعض کاروباری افراد ٹیکس نیٹ میں آنے سے گریز کرتے ہیں، جس کی وجہ اضافی مالی بوجھ اور پیچیدہ قوانین ہیں۔ تاہم حکومت کی جانب سے سخت جرمانوں اور سزاؤں کے اعلان کے بعد اس رجحان میں کمی متوقع ہے۔

خلاف ورزی پر سخت کارروائی

ایف بی آر نے واضح کیا ہے کہ POS سسٹم سے منسلک نہ ہونے یا قواعد کی خلاف ورزی کی صورت میں 5 لاکھ سے 30 لاکھ روپے تک جرمانہ عائد کیا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ کاروبار کو سیل کرنے جیسی سخت سزائیں بھی دی جا سکتی ہیں۔

یہ اقدامات اس بات کا ثبوت ہیں کہ حکومت ٹیکس اصلاحات کے حوالے سے سنجیدہ ہے اور کسی قسم کی نرمی برتنے کے موڈ میں نہیں۔

معیشت پر مثبت اثرات

POS سسٹم کے نفاذ سے پاکستان کی معیشت پر کئی مثبت اثرات مرتب ہونے کی توقع ہے:

ٹیکس ریونیو میں نمایاں اضافہ
مالیاتی خسارے میں کمی
سرمایہ کاروں کا اعتماد بحال ہونا
معیشت کا دستاویزی ہونا
کرپشن اور ٹیکس چوری میں کمی

یہ تمام عوامل مل کر پاکستان کی اقتصادی ترقی میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔

ڈیجیٹل پاکستان کی جانب پیش رفت

یہ اقدام دراصل "ڈیجیٹل پاکستان" کے وژن کا حصہ بھی ہے، جس کے تحت ملک کے مختلف شعبوں کو جدید ٹیکنالوجی سے ہم آہنگ کیا جا رہا ہے۔ ریٹیل سیکٹر کی ڈیجیٹلائزیشن اس وژن کی تکمیل میں ایک اہم قدم ہے۔

پاکستان میں بڑے ریٹیلرز کو POS سسٹم سے منسلک کرنا ایک انقلابی اقدام ہے، جو نہ صرف ٹیکس نظام کو بہتر بنائے گا بلکہ معیشت کو ایک مضبوط بنیاد فراہم کرے گا۔ اگرچہ اس عمل میں کچھ چیلنجز موجود ہیں، لیکن طویل المدتی فوائد ان سے کہیں زیادہ ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ حکومت اور کاروباری برادری مل کر اس نظام کو کامیاب بنائیں، تاکہ پاکستان ایک مضبوط، شفاف اور مستحکم معیشت کی جانب گامزن ہو سکے۔

سول اسپتال کیلئے 100 ارب روپے کے جامع ماسٹر پلان کی اصولی منظوری

حکومت سندھ منصوبے کیلئے 50 ارب روپے کی گرانٹ فراہم کرے گی، وزیر اعلیٰ سندھ سید مراد علی شاہ کی زیر صدارت اعلیٰ سطح کا اجلاس

وزیر اعلیٰ سندھ سید مراد علی شاہ نے ایک اعلیٰ سطح کے اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے سول اسپتال کراچی (سی ایچ کے) کی ترقی اور جدید خطوط پر استوار کرنے کے لیے 100 ارب روپے کے جامع ماسٹر پلان کی اصولی منظوری دے دی ہے جس میں حکومت سندھ کی جانب سے 50 ارب روپے کی گرانٹ بھی شامل ہے جبکہ عبدالستار ایدھی میڈیکل ٹاور پر فوری طور پر کام شروع کیا جائے گا۔ یہ اہم منصوبہ، جس کے لیے صوبائی حکومت کی جانب سے 50 ارب روپے کا فنڈ مختص کیا گیا ہے، اسپتال کے رقبے کو دوگنا کرنے کے ساتھ ساتھ اس کی تاریخی اہمیت کو محفوظ رکھنے کا بھی ہدف رکھتا ہے۔ وزیر اعلیٰ ہاؤس میں منعقدہ اجلاس میں مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد نے شرکت کی، جو حکومت اور سول سوسائٹی کے درمیان مشترکہ تعاون کی عکاسی کرتا ہے۔ اجلاس میں وزیر صحت ڈاکٹر عذرا فضل پیچوہو، چیئرمین پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ نجم شاہ، سیکریٹری خزانہ فیاض جتوئی، سیکریٹری صحت طاہر سانگی، وزیر اعلیٰ کے سیکریٹری آصف جمیل، میڈیکل سپرنٹنڈنٹ سول اسپتال ڈاکٹر خالد بخاری اور ڈائریکٹر ڈاکٹر دبیر شریک ہوئے۔ اجلاس میں معروف مخیر حضرات فیصل ایدھی، مشتاق چھاپڑا، ڈاکٹر سعد خالد نیاز اور شاہد عبداللہ بھی موجود تھے۔ وزیر اعلیٰ نے اس موقع پر کہا کہ منصوبے کا مقصد سول اسپتال کراچی کو عالمی معیار کے طبی مرکز میں تبدیل کرنا ہے۔ اس توسیعی منصوبے کے تحت اسپتال میں موجودہ 2,142 بستروں کے علاوہ مزید 500 نئے بستر شامل کیے جائیں گے۔

اسپتال کے مجموعی رقبے میں نمایاں اضافہ کیا جائے گا۔ خستہ حال عمارتوں اور کم استعمال ہونے والی کھلی جگہوں کی جگہ جدید عمودی ٹاورز تعمیر کیے جائیں گے۔ ان ٹاورز میں ایک مخصوص میڈیکل ٹاور اور سرجیکل وارڈ قائم کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ نیا آؤٹ پیشنٹ ڈپارٹمنٹ (او پی ڈی)، برنس وارڈ اور جیل وارڈ بھی قائم کیے جائیں گے۔ جدید مردہ خانہ اور ویسٹ مینجمنٹ کے نظام، انتظامی بلاکس اور نرسوں و ڈاکٹروں کے لیے خصوصی ہاسٹلز بھی منصوبے کا حصہ ہوں گے۔ وزیر اعلیٰ مراد علی شاہ نے واضح کیا کہ اسپتال کو جدید خطوط پر استوار کرنے کے ساتھ اس کی تاریخی شناخت کو بھی محفوظ رکھا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ میں ورثہ عمارت کی مکمل بحالی کروں گا۔ انہوں نے یقین دہانی کرائی کہ نئی تعمیرات کے دوران تاریخی عمارتوں کا تحفظ یقینی بنایا جائے گا۔ اسپتال کے اطراف میں ٹریفک کے دیرینہ مسائل کو حل کرنے کے لیے منصوبے میں سڑکوں کی توسیع بھی شامل ہے۔ اسپتال کے اطراف واقع یعقوب خان روڈ اور بیزنجی روڈ کو کشادہ کیا جائے گا تاکہ ایمبولینسوں کی آمد و رفت میں آسانی ہو اور مریضوں کی منتقلی میں سہولت فراہم کی جا سکے۔ مراد علی شاہ نے کہا کہ سول اسپتال کی عمارت کو جدید بناتے ہوئے تاریخی ڈھانچے محفوظ رکھے جائیں گے اور عوام کی سہولت کے لیے اطراف کی سڑکوں کو بھی کشادہ کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ صوبائی حکومت کے تعاون سے شروع کیا جانے والا یہ منصوبہ اسپتال کے رقبے کو دوگنا کرنے کے ساتھ اس کی تاریخی اہمیت کو بھی برقرار رکھے گا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ منصوبے کا مقصد سول اسپتال کراچی کو عالمی معیار کے طبی مرکز میں تبدیل کرنا ہے۔ اس توسیعی منصوبے کے تحت اسپتال میں بستروں کی تعداد 2,142 سے بڑھا کر مزید 500 بستر شامل کیے جائیں گے۔ اسپتال کا مجموعی رقبہ 835,095 مربع میٹر سے بڑھا کر 1,709,259 مربع میٹر کر دیا جائے گا۔ خستہ حال عمارتوں اور کم استعمال ہونے والی کھلی جگہوں کی جگہ جدید عمودی ٹاورز تعمیر کیے جائیں گے۔ ان ٹاورز میں مخصوص میڈیکل ٹاور اور سرجیکل وارڈ قائم ہوں گے۔ اس کے علاوہ نیا آؤٹ پیشنٹ ڈپارٹمنٹ، برنس وارڈ اور جیل وارڈ، جدید مردہ خانہ اور ویسٹ مینجمنٹ سسٹم، انتظامی بلاکس اور نرسوں و ڈاکٹروں کے لیے خصوصی ہاسٹلز بھی تعمیر کیے جائیں گے۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ منصوبے پر عمل درآمد کی نگرانی اور اسے تیز کرنے کے لیے سرکاری اور نجی شعبے کے پیشہ ور افراد پر مشتمل ایک بورڈ تشکیل دیا جائے گا۔

بینظیر انکم سپورٹ پروگرام کے تحت مستحق خواتین کو ملنے والی رقم میں مبینہ بڑے پیمانے پر کٹوتیوں کا انکشاف

ضلع بدین کے ہیڈکوارٹر تعلقہ ماتلی میں بینظیر انکم سپورٹ پروگرام کے تحت مستحق خواتین کو ملنے والی امدادی رقم میں مبینہ بڑے پیمانے پر کٹوتیوں کا انکشاف سامنے آیا ہے جہاں مقامی ذرائع اور متاثرہ افراد کے مطابق تعلقہ ماتلی میں تقریباً ساڑھے ستائیس ہزار سے زائد مستحق افراد اس پروگرام سے مستفید ہو رہے ہیں اور الزام عائد کیا جا رہا ہے کہ ہر کارڈ سے اوسطاً تقریباً پندرہ سو روپے کی کٹوتی کی جاتی ہے جس کے نتیجے میں ہر قسط کے دوران مجموعی طور پر تقریباً چار کروڑ روپے سے زائد رقم مبینہ طور پر کٹوتی کی صورت میں نکل جاتی ہے جس پر متاثرہ خواتین اور سماجی حلقوں نے شدید تشویش کا اظہار کرتے ہوئے مؤقف اختیار کیا ہے کہ حکومت کی جانب سے غریب، بیوہ، یتیم اور نادار خواتین کی مالی معاونت کے لیے جاری کی جانے والی اس امدادی رقم میں مبینہ طور پر بعض ڈیوائس ہولڈرز اور ان کے پیچھے موجود بااثر سفید پوش عناصر کی سرپرستی میں حصہ کاٹ لیا جاتا ہے جس کے باعث پہلے ہی معاشی مشکلات کا شکار مستحق خواتین کو مزید پریشانی اور مالی دباؤ کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے جبکہ دوسری جانب بینظیر انکم سپورٹ پروگرام کی ادائیگی کے دوران تعلقہ ماتلی میں متعدد بائیو میٹرک ڈیوائسز بند ہونے کی شکایات بھی سامنے آئی ہیں جس کے باعث مختلف دیہات اور محلوں سے آنے والی سینکڑوں خواتین گھنٹوں تک ادائیگی مراکز کے باہر انتظار کرنے کے باوجود وظیفہ حاصل نہیں کر پاتیں اور انہیں خالی ہاتھ واپس لوٹنا پڑتا ہے اور متاثرہ خواتین کا کہنا ہے کہ وہ دور دراز علاقوں سے کرایہ خرچ کر کے ماتلی شہر پہنچتی ہیں کیونکہ موجودہ مہنگائی اور خصوصاً رمضان المبارک کے مہینے میں یہ امدادی رقم ان کے گھروں کے اخراجات کے لیے ایک اہم سہارا ہوتی ہے مگر بائیو میٹرک ڈیوائسز بند ہونے اور مبینہ کٹوتیوں کے باعث انہیں شدید مشکلات اور ذہنی اذیت کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے جبکہ ذرائع کے مطابق بعض مقامات پر مبینہ طور پر پسند اور ناپسند کی بنیاد پر ڈیوائسز کو دیگر علاقوں میں منتقل کرنے کی باتیں بھی سامنے آ رہی ہیں جس سے مقامی مستحق خواتین کی مشکلات میں مزید اضافہ ہو رہا ہے اور اس صورتحال پر سماجی حلقوں اور متاثرہ خواتین نے وفاقی و صوبائی حکام سے مطالبہ کیا ہے کہ اس معاملے کا فوری نوٹس لیا جائے مبینہ کٹوتیوں کی شفاف تحقیقات کرائی جائیں تعلقہ ماتلی میں بند بائیو میٹرک ڈیوائسز کو فوری طور پر فعال بنایا جائے اور اس عمل میں ملوث عناصر کے خلاف سخت قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے۔

مشرقِ وسطیٰ میں جنگ کا جلد خاتمہ ہونا چاہیے، کشیدگی سے عالمی معیشت متاثر ہو رہی ہے، گورنر پنجاب

گورنر پنجاب سردار سلیم حیدر خان نے کہا ہے کہ خطے میں جاری جنگی صورتحال سے پاکستانی عوام میں تشویش ہے، موجودکشیدگی کی وجہ سے عالمی سطح پر معیشت گہرا دھچکا لگا ہے، مشرقِ وسطیٰ میں ہونے والی اس جنگ کا جلد خاتمہ ہونا چاہئے، پاکستان تعلیم، زراعت سمیت مختلف شعبوں میں امریکی تعاون کو بہت اہمیت دیتا ہے، خواہش ہے کہ امریکہ پاکستان میں تعلیم کے شعبے میں باہمی تعاون کو مزید وسعت دے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے لاہور میں تعینات یو ایس قونصل جنرل سٹیٹسن سینڈرز (Mr. Stetson Sanders) سے گورنر ہاؤس لاہور میں ملاقات کے دوران گفتگو کرتے ہوئے کہی۔ ملاقات کے دوران یو ایس قونصل جنرل نے امریکی حکومت کی طرف سے یو ایس قونصلیٹ اور اس کے سٹاف کی سکیورٹی کے گورنر پنجاب اور صوبائی حکومت کا شکریہ ادا کیا۔ گورنر پنجاب سردار سلیم حیدر خان نے کہا کہ مشرق وسطیٰ میں جاری جنگ کا جلد خاتمہ ہونا چاہئے۔ اُنہوں نے کہا کہ موجودہ جنگی صورتحال سے نہ صرف مشرق وسطیٰ بلکہ پوری عالمی دنیا کی معیشت مشکلات سے دوچار ہو رہی ہے۔ گورنر پنجاب نے کہا کہ پاکستان اور امریکہ کے درمیان دہائیوں پر محیط تعلقات مضبوط بنیادوں پر قائم ہیں۔ اُنہوں نے کہا کہ پاکستان اور امریکہ کے مابین عوامی رابطوں اور تعلیمی وفود کے تبادلے بڑھانے کی ضرورت ہے۔ گورنر پنجاب نے کہا کہ امریکہ پاکستان کا سب سے بڑا تجارتی شراکت دار ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ پاک امریکہ تجارتی تعلقات کو زراعت اور آئی ٹی کے شعبوں میں فروغ دینے سے دوطرفہ تعلقات کو نئی جہت ملے گی۔ گورنر پنجاب نے مزید کہا کہ پنجاب میں زرعی شعبے کو جدید خطوط پر استوار کرنے میں امریکی تعاون کا خیر مقدم کریں گے۔

کوئی صوبائی حکومت کارکردگی میں پنجاب سے مقابلہ نہیں کرسکتی، عظمیٰ بخاری

وزیر اطلاعات وثقافت پنجاب عظمیٰ بخاری نے کہا ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب مریم نواز ایک شفیق ماں کی طرح صوبے کے عوام کی خدمت کر رہی ہیں اور ان کی فلاح وبہبود کے لیے عملی اقدامات اٹھا رہی ہیں، پنجاب میں اب حکومتی نظام بدل چکا ہے اور حکومت خود چل کر عوام کے گھروں تک پہنچ رہی ہے، رمضان المبارک کے دوران اربوں روپے کی امداد لاکھوں شہریوں کی دہلیز تک پہنچائی جا چکی ہے، جس سے مستحق افراد کو براہِ راست فائدہ ہوا ہے۔ وزیر اطلاعات نے اپنے بیان میں کہا کہ مریم نواز صرف وعدے نہیں کرتیں بلکہ عملی اقدامات کرتی ہیں، اور ان اقدامات کے مثبت نتائج بھی سامنے آ رہے ہیں۔ پنجاب میں جھوٹے وعدوں اور سیاسی شعبدہ بازی کا دور ختم ہو چکا ہے۔ عظمیٰ بخاری نے کہا کہ ماضی میں حکومتیں منصوبے مکمل کرنے میں سالہا سال لگا دیتی تھیں، تاہم اب پنجاب میں ہر ماہ ترقیاتی منصوبے مکمل ہو رہے ہیں، جو ایک بڑی تبدیلی کی نشاندہی کرتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ گزشتہ دو سال کے دوران مریم نواز نے 100 سے زائد منصوبے شروع کر کے ایک نیا ریکارڈ قائم کیا ہے، اور آج کارکردگی کے میدان میں کوئی بھی صوبائی حکومت پنجاب کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ آخر میں انہوں نے کہا کہ مریم نواز کے خلاف جھوٹا پروپیگنڈا کرنے والے عناصر کو ہمیشہ کی طرح ناکامی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

پنجاب پولیس کا ایک اور بہادر جوان فرض کی راہ میں شہید

پنجاب پولیس کا ایک اور بہادر جوان فرائض کی انجام دہی کے دوران شہادت کے عظیم رتبے پر فائز ہو گیا۔ ترجمان پنجاب پولیس نے تفصیلات سے آگاہ کرتے ہوئے بتایا کہ لیہ پولیس کا کانسٹیبل اسد نصیر ہیرا اڈہ کے مقام پر ڈیوٹی کے دوران نامعلوم موٹر سائیکل سوار ملزمان کی فائرنگ سے شہید ہو گیا۔ انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب عبدالکریم نے شہید کانسٹیبل اسد نصیر کی عظیم قربانی کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ کانسٹیبل اسد نصیر نے شہریوں کی جان و مال کے تحفظ کے دوران جامِ شہادت نوش کیا اور پنجاب پولیس کو اپنے اس بہادر سپوت کی قربانی پر فخر ہے۔ آئی جی پنجاب عبدالکریم نے آر پی او ڈی جی خان اور ڈی پی او لیہ کو واقعہ میں ملوث ملزمان کی فوری گرفتاری کا حکم دیتے ہوئے کہا کہ ملزمان کو جلد از جلد قانون کے کٹہرے میں لایا جائے۔ آئی جی پنجاب نے مزید کہا کہ شہید کے اہل خانہ کو ہرگز تنہا نہیں چھوڑا جائے گا اور ان کی مکمل دیکھ بھال اور ویلفیئر پنجاب پولیس کی ذمہ داری ہے۔

سول جج کم مجسٹریٹ کے خالی عہدوں پر بھرتیوں کیلئے درخواستیں طلب

لاہور ہائیکورٹ نے پنجاب میں سول جج کم مجسٹریٹ گریڈ 17 کے خالی عہدوں پر بھرتیوں کے لیے درخواستیں طلب کر لیں۔ لاہور ہائیکورٹ کی جانب سے امیدواروں کے لیے اہلیت، ضروری دستاویزات، کوٹہ اور امتحانی طریقہ کار کی تفصیلات جاری کر دی گئی ہیں جس کے مطابق درخواست دینے والے امیدوار کے پاس کسی تسلیم شدہ یونیورسٹی سے ایل ایل بی کی ڈگری ہونا ضروری ہے اور وہ کم از کم دو سال وکالت کا تجربہ رکھتے ہوں۔ امیدوار کی عمر 22 سال سے 35 سال کے درمیان ہونی چاہیے۔ پنجاب بار رجسٹریشن لازمی ہے اور تجربے کی تصدیق متعلقہ ڈسٹرکٹ/تحصیل بار ایسوسی ایشن کے ذریعہ کی جائے گی۔ درخواست کے ساتھ امیدوار کو درج ذیل دستاویزات منسلک کرنا ہوں گی۔ تمام تعلیمی سرٹیفکیٹ/ڈگریز کی تصدیق شدہ کاپیاں ڈومیسائل سرٹیفکیٹ، کمپیوٹرائزڈ قومی شناختی کارڈ، پنجاب بار رجسٹریشن سرٹیفکیٹ، دو سال کے تجربے کا سرٹیفکیٹ، کریکٹر سرٹیفکیٹ، پانچ تازہ پاسپورٹ سائز تصاویر درخواست کے ساتھ لگانا لازمی ہوگا۔ معذور افراد کے لیے 3 فیصد، اقلیتوں کے لیے 5 فیصد رکھا گیا ہے۔ امیدوار آن لائن درخواست فارم مکمل کر کے جمع کرائیں گے اور اس کی ہارڈ کاپی لاہور ہائی کورٹ، ایگزامینیشن ونگ، لاہور کو کوریئر کے ذریعے بھیجیں جا سکتی ہیں۔ درخواست جمع کروانے کی ناقابل واپسی فیس 5,000 روپے ہوگی، جو ایم سی بینک کی کسی بھی برانچ میں ہیومن ریسورس- ڈسٹرکٹ جوڈیشری کے اکاؤنٹ میں جمع کروائی جائے۔ تمام امیدواروں کو تحریری امتحان دینا ہوگا۔ تحریری امتحان میں کامیاب ہونے والے امیدواروں کو نفسیاتی ٹیسٹ اور انٹرویو کے لیے بلایا جائے گا۔ تحریری امتحان کے نتائج کے اعلان کے بعد امیدوار دوبارہ گنتی کے لیے 2,500 روپے فیس جمع کروا سکتے ہیں۔ نامکمل درخواستیں مسترد کی جائیں گی۔ عمر اور تجربے میں کوئی رعایت نہیں دی جائے گی۔ فیس کے بغیر درخواست قبول نہیں ہوگی۔ آن لائن فارم کی ہارڈ کاپی میں کسی قسم کی کٹنگ یا ترمیم کی اجازت نہیں۔ مزید معلومات اور درخواست فارم لاہور ہائی کورٹ کی ویب سائٹ پر دستیاب ہیں: www.lhc.gov.pk/jobs

محسن نقوی، سرفراز بگٹی کی زیر صدارت اجلاس

بلوچستان میں امن و استحکام کے قیام کیلئے ایف سی کی خدمات حاصل کرنے کا فیصلہ

وفاقی اور بلوچستان حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ بلوچستان میں امن و استحکام کے قیام کے لیے فیڈرل کانسٹیبلری کی خدمات حاصل کی جائیں گی ،سوشل میڈیا پر ریاست مخالف بے بنیاد پروپگنڈوں میں ملوث عناصر کے خلاف کاروائیاں تیز اور ایف آئی اے کی خالی آسامیوں پر مقامی افراد کو بھرتی کیا جائیگا ۔ پیر کو وزیر اعلیٰ سیکر ٹریٹ کوئٹہ میں وفاقی وزیر داخلہ محسن نقوی اور وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کی زیر صدارت امن وامان سے متعلق اعلیٰ سطحی اجلاس ہوا۔ اجلاس میں وفاقی و صوبائی اداروں کے اعلیٰ حکام نے شرکت، شرکاء کو امن و امان، افغان مہاجرین کی واپسی، حوالہ ہنڈی اور بھتہ خوری ، اسمگلنگ کے خاتمے سمیت اہم امور پر چیئرمین نادرا، ڈی جی ایف آئی اے، ڈی جی این سی سی آئی اور آئی جی فیڈرل کانسٹیبلری نے متعلقہ امور پر بریفنگ دی۔ اجلاس میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ بلوچستان میں امن و استحکام کے قیام کے لیے فیڈرل کانسٹیبلری کی خدمات حاصل کی جائیں گی ،پہلے مرحلے میں فیڈرل کانسٹیبلری کے دو ونگز پر مشتمل تقریباً تین ہزار اہلکار صوبے میں تعینات کیے جائیں گے، اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ بلوچستان میں ایف آئی اے کو مزید فعال کرنے کے لیے تمام خالی آسامیوں پر مقامی افراد کی بھرتی کی جائے گی۔ اجلاس میں حکومت بلوچستان اور وفاقی حکومت نے سوشل میڈیا پر ریاست مخالف سرگرمیوں کی مانیٹرنگ کو موثر بنانے پر اتفاق کرتے ہوئے ریاست کے خلاف سوشل میڈیا پر بے بنیاد پروپیگنڈوں میں ملوث عناصر کے خلاف کارروائیاں تیز کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس موقع پر وفاقی حکومت کی جانب سے بلوچستان حکومت کو ہر ممکن تعاون کی یقین دہانی کروائی گئی ۔ شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے وفاقی وزیر داخلہ محسن نقوی نے کہا کہ بلوچستان پولیس کی پیشہ ورانہ استعداد کار میں اضافے کے لیے ہر ممکن تعاون فراہم کریں گے، بلوچستان کے حالات سے مکمل آگاہ ہیں اور امن کے قیام کے لیے ہر ممکن معاونت کریں گے۔ اس موقع پر وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ دہشت گردی کے خاتمے کے لیے پوری قوت اور عزم کے ساتھ مقابلہ کر رہے ہیں، دہشت گردی کے خلاف جنگ صرف سیکیورٹی فورسز نہیں بلکہ پوری قوم کی مشترکہ جنگ ہے روز اول واضح کر چکے کہ ریاست کی عملداری ہر صورت یقینی بنائیں گے، وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ آج بلوچستان کی کوئی شاہراہ احتجاج کے نام پر بند نہیں ہوتی ، بحالی امن کے لئے وفاقی حکومت کی معاونت کو سراہتے ہیں۔ محسن نقوی اور وزیر اعلیٰ سرفراز بگٹی نے اتفاق کیا کہ قومی یکجہتی سے دہشت گردی کو شکست دیں گے۔

بلوچستان حکومت کا ایک ہزار اسکولوں کی اپ گریڈیشن کا فیصلہ

حکومت بلوچستان نے صوبے میں تعلیمی پسماندگی کے خاتمے کے لیے انقلابی اقدامات کرنے کا فیصلہ کیا ہے اس حوالے سے وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کی زیر صدارت آئندہ مالی سال کے بجٹ کی تیاریوں سے متعلق ایک اعلیٰ سطحی اجلاس منعقد ہوا جس میں تعلیم کے شعبے کی بہتری اور آؤٹ آف اسکول بچوں کو تعلیمی اداروں میں لانے کے لیے جامع حکمت عملی پر غور کیا گیا اجلاس کو چیف سیکر ٹری بلوچستان شکیل قادر خان نے آئندہ مالی سال کے بجٹ کے نمایاں خدوخال پر تفصیلی بریفنگ دی۔ بریفنگ میں بتایا گیا کہ صوبے میں آؤٹ آف اسکول بچوں کو تعلیم کے دائرے میں لانے کے لیے پانچ سالہ جامع پروگرام تجویز کیا گیا ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ بچوں کو اسکولوں تک لایا جاسکے اجلاس میں آئندہ مالی سال کے بجٹ میں 679 پرائمری اور 409 مڈل اسکولوں کو اپ گریڈ کرنے کا فیصلہ بھی کیا گیا بریفنگ کے مطابق تقریباً ایک ہزار اسکولوں کی اپ گریڈیشن سے گزشتہ پندرہ سال کے دوران پیدا ہونے والا تعلیمی عدم توازن بڑی حد تک ختم ہونے کی توقع ہے اجلاس میں تعلیم نسواں کے فروغ کے لیے طالبات کو معقول ماہانہ وظیفہ دینے کی تجویز بھی زیر غور آئی تاکہ بچیوں کی تعلیم کے فروغ اور اسکولوں میں ان کی حاضری کو یقینی بنایا جاسکے اس موقع پر محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کی جانب سے 174 ارب روپے کی لاگت سے 308 ترقیاتی اسکیمات پر بھی تفصیلی بریفنگ دی گئی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ تعلیم کے شعبے میں اصلاحات حکومت کی اولین ترجیح ہیں اور ہر بچے کو اسکول تک پہنچانا حکومت کی ذمہ داری ہے انہوں نے کہا کہ آئندہ مالی سال کے بجٹ میں تعلیم، صحت اور عوام کو بنیادی سہولیات کی فراہمی کو ترجیح دی جائے گی وزیر اعلیٰ نے کہا کہ تعلیم میں سرمایہ کاری دراصل بلوچستان کے روشن مستقبل میں سرمایہ کاری ہے اور حکومت صوبے میں تعلیمی سہولیات کو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ بنانے کے لیے عملی اقدامات کر رہی ہے تاکہ نوجوان نسل کو بہتر مواقع میسر آئیں انہوں نے کہا کہ صوبے کے دور دراز علاقوں میں بھی تعلیمی اداروں کی بہتری حکومت کی اولین ترجیح ہے اور اس مقصد کے لیے تمام متعلقہ اداروں کو مربوط انداز میں کام کرنا ہوگا تاکہ تعلیمی شعبے میں حقیقی اور دیرپا بہتری لائی جاسکے۔

عوام کی خدمت، علاقے کی ترقی سیاست کا بنیادی مقصد مسائل حل کرنے کیلئے تمام دستیاب وسائل بروئے کار لائے جا رہے ہیں، پارلیمانی سیکرٹری میر لیاقت لہڑی

پارلیمانی سیکرٹری ٹرانسپورٹ میر لیاقت لہڑی نے کہا ہے کہ عوام کی خدمت اور علاقے کی ترقی ہماری سیاست کا بنیادی مقصد ہے اور وہ ہمیشہ عوام کے ساتھ کھڑے رہیں گے، عوام کے مسائل حل کرنے کیلئے تمام دستیاب وسائل بروئے کار لائے جا رہے ہیں حلقہ میں اربوں روپے کی لاگت سے ترقیاتی منصوبوں پر کام جاری ہے جن کی تکمیل سے عوام کو بنیادی سہولیات کی فراہمی میں مدد لے گی۔ یہ بات انہوں نے لہڑی ہاؤس کوئٹہ میں ملاقات کرنے والے علاقے کے معززین ،قبائلی عمائدین ،پیپلز پارٹی کے کارکنوں اور گرینڈ جدہ سپورٹس کمیٹی کی جانب سے دیئے گئے عصرانے کے موقع پر بات چیت کرتے ہوئے کہی۔ اس موقع پر ملاقات کرنے والے وفود نے پارلیمانی سیکرٹری میر لیاقت لہڑی کو علاقے کو درپیش مسائل ،ترقیاتی امور اور علاقائی صورتحال سے آگاہ کیا پارلیمانی سیکرٹری ٹرانسپورٹ میر لیاقت لہڑی نے ان کے مسائل کو غور سے سنا اور یقین دہانی کرائی کہ عوامی مسائل کے حل اور علاقے کی ترقی کے لیے ہر ممکن اقدامات کیے جائیں گے۔ اس موقع پر ملک وصوبے کی ترقی، امن و استحکام اور عوام کی خوشحالی کے لیے خصوصی دعا بھی کی گئی۔ میر لیاقت لہڑی نے کہا کہ حکومت بلوچستان عوامی مسائل کے حل ،نوجوانوں کے لیے مثبت سرگرمیوں کے فروغ اور کھیلوں کے میدانوں کی آبادکاری کے لیے عملی اقدامات کر رہی ہے۔ انہوں نے گرینڈ جدہ اسپورٹس کمیٹی کے اس اقدام کو سراہتے ہوئے کہا کہ اس طرح کی تقریبات سے معاشرے میں بھائی چارہ، ہم آہنگی اور مثبت سوچ کو فروغ ملتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت عوام کے مسائل حل کرنے کیلئے تمام دستیاب وسائل بروئے کار لا رہی ہے اور عام انتخابات کے دوران عوام سے جو وعدے کئے گئے تھے انہیں ایک ایک کرکے پورا کیا جارہا ہے اور انشاء اللہ عوام نے ہم پر جس اعتماد کا اظہار کیا تھا اس اعتماد کو ٹھیس نہیں پہنچائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ عوام کی خدمت اور علاقے کی ترقی ان کی سیاست کا بنیادی مقصد ہے، اور وہ ہمیشہ عوام کے ساتھ کھڑے رہیں گے۔

فیصل کنڈی کا 6 دہشتگردوں کو ہلاک کرنے پر پولیس، سی ٹی ڈی کو خراج تحسین

گورنر خیبر پختونخوا فیصل کریم کنڈی نے ضلع کوہاٹ کی تحصیل لاچی میں پولیس اور کاؤنٹر ٹیررازم ڈیپارٹمنٹ (سی ٹی ڈی) کے مشترکہ آپریشن میں 6 دہشتگردوں کو ہلاک کرنے پر پولیس اور سی ٹی ڈی کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کامیاب آپریشن پر پولیس اور سی ٹی ڈی کی پیشہ ورانہ بہادری کی تعریف کی ہے۔ گورنر نے کہا ہے کہ خیبر پختونخوا پولیس بہادری و بلند عزم سے دہشتگردوں کا مقابلہ کررہی ہے، خیبر پختونخوا کو بہت جلد دہشتگردی سے پاک پرامن صوبہ بنائیں گے۔ گورنر خیبر پختونخوا فیصل کریم کنڈی سے جنرل منیجر واپڈا نارتھ مجاہد تنویر نے پیر کے روز گورنر ہاؤس میں ملاقات کی۔ ملاقات میں گورنر خیبر پختونخوا کو ڈیرہ اسماعیل خان میں چشمہ رائٹ بینک کینال (CRBC) میں پڑنے والے شگاف کی بحالی کے جاری کاموں کے حوالے سے بریفنگ دی گئی۔ بریفنگ میں بتایا گیا کہ 4 مارچ کو نہر میں تقریباً 150 فٹ چوڑا شگاف پڑ گیا تھا-اس واقعے میں کسی جانی نقصان کی اطلاع نہیں ملی تاہم پانی قریبی گھروں میں داخل ہوگیا اور اردگرد کے کچھ کھیتوں کو نقصان پہنچا۔ واقعے کے فوری بعد صورتحال کو قابو میں لانے کے لیے اقدامات کیے گئے جن میں چشمہ بیراج پر ریگولیٹر سے پانی کے اخراج میں کمی اور بیلوٹ اور پشا کے مقامات پر اسکیپس کو فعال کرنا شامل تھا۔ بریفنگ میں بتایا گیا کہ 6 مارچ کو متاثرہ مقام سے پانی نکالنے کا عمل مکمل کر لیا گیا تھا جبکہ ضلعی انتظامیہ سے سیکورٹی کلیئرنس ملنے کے بعد بحالی کا کام دوبارہ شروع کیا گیا۔ مرمتی کام کو تیز کرنے کے لیے ڈمپرز، لوڈرز، بلڈوزرز، ایکسکیویٹرز، رولرز اور ٹریکٹرز سمیت بھاری مشینری استعمال کی جا رہی ہے، شگاف والے حصے میں مٹی بھرنے، پھیلانے، پانی دینے اور کمپیکشن کا عمل تیزی سے جاری ہے جبکہ معیار کو یقینی بنانے کے لیے فیلڈ ڈینسٹی ٹیسٹ بھی کیے جا رہے ہیں، گورنر کو بتایا گیا کہ بحالی کا تقریباً 90 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔ گورنر خیبر پختونخوا نے چشمہ رائٹ بینک کینال کے شگاف کی بحالی کے لیے واپڈا کی ٹیموں کے فوری ردعمل اور پیشہ ورانہ خدمات کو سراہا۔ انہوں نے انجینئرز اور فیلڈ اسٹاف کی کوششوں کی تعریف کرتے ہوئے امید ظاہر کی کہ نہر جلد مکمل طور پر فعال ہو جائے گی جس سے علاقے کے کسانوں کو فائدہ پہنچے گا۔ گورنر نے مستقبل میں ایسے واقعات سے بچنے کے لیے احتیاطی اقدامات کرنے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے متعلقہ حکام کو آبپاشی کے نظام کی مسلسل نگرانی اور بروقت دیکھ بھال یقینی بنانے کی ہدایت کی۔

پشاوری وائٹلائزیشن منصوبے پر پیش رفت کا جائزہ، کام تیز کرنے کی ہدایت

چیف سیکرٹری خیبر پختونخوا شہاب علی شاہ کی زیر صدارت پشاوری وائٹلائزیشن منصوبے پر پیش رفت کا جائزہ لینے کے لئے ایک اہم اجلاس منعقد ہوا، جس میں مختلف محکموں کے سیکرٹریز نے شرکت کی۔ اجلاس میں بتایا گیا کہ پشاوری وائٹلائزیشن منصوبے کے تحت دارالحکومت کی خوبصورتی اور عظمتِ رفتہ کی بحالی کے لئے اقدامات تیز کردیے گئے ہیں۔ وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا کی ہدایت پر تمام متعلقہ محکمے ترجیحی بنیادوں پر منصوبوں پر کام کر رہے ہیں۔ بریفنگ میں کہا گیا کہ اس منصوبے میں پشاور ڈویلپمنٹ اتھارٹی، واٹر اینڈ سینیٹیشن

سروسز پشاور، پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، لوکل کونسل بورڈ، کیپٹل میٹروپولیٹن گورنمنٹ پشاور، ایریگیشن، سی اینڈ ڈبلیو اور پختونخوا ہائی ویز اتھارٹی کے مختلف منصوبے شامل ہیں۔ اجلاس کو بتایا گیا کہ پشاور ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے منصوبوں کو ترجیحی بنیادوں پر دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے جبکہ پشاور رنگ روڈ پر انڈر پاسز کے ڈیزائن پر کام جاری ہے۔ شہر میں 34 پارکس کی اپ لفٹنگ اور 35 سڑکوں کی بہتری کے منصوبوں پر بھی کام کیا جائے گا۔ مزید بتایا گیا کہ ٹریفک کے مسائل کے حل کے لیے دیگر مقامات پر انڈر پاسز کی فزیبلٹی بھی تیار کی جا رہی ہے۔ جی ٹی روڈ اور رنگ روڈ سمیت مختلف شاہراہوں کی بحالی، لنک روڈز کی تعمیر، سٹریٹ لائٹس اور گرین بیلٹس کی بہتری بھی منصوبے کا حصہ ہیں۔ اسی طرح حیات آباد انڈسٹریل سٹیٹ سے ناردرن بائی پاس تک لنک روڈ کی تعمیر بھی ان اقدامات میں شامل ہے۔ اجلاس میں یہ بھی بتایا گیا کہ دریائے کابل کنال اور ورسک لفٹ کینال کے اطراف سڑکوں کی بہتری اور خوبصورتی کے منصوبے بھی زیر غور ہیں۔ اس کے علاوہ شہر میں نئی واٹر سپلائی سکیموں کے ساتھ پرانی سکیموں کی بحالی پر بھی کام کیا جائے گا۔ چیف سیکرٹری نے منصوبوں پر عملدرآمد تیز کرنے اور بروقت تکمیل یقینی بنانے کی ہدایت کی۔ اس مقصد کے لیے تمام منصوبوں کی باقاعدہ ٹریکنگ کے لیے ٹریکنگ شیٹ بھی تیار کرلی گئی ہے تاکہ پیش رفت کی مسلسل نگرانی کی جا سکے۔

چارسدہ میں شعبہ تعلیم کی بہتری اور بنیادی سہولیات کی فراہمی کے لیے تمام ترضروری اقدامات اٹھائے جائیں گے، ارشد ایوب

خیبر پختونخوا کے وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم ارشد ایوب خان نے کہا ہے کہ ضلع چارسدہ میں شعبہ تعلیم کی بہتری اور بنیادی سہولیات کی فراہمی کے لیے تمام ترضروری اقدامات اٹھائے جائیں گے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے گزشتہ روز ضلع چارسدہ کی تعلیمی سرگرمیوں کے حوالے سے پشاور میں منعقدہ آن لائن اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے کیا۔ اس موقع پر صوبائی وزیر آبنوشی فضل شکور خان ضلع چارسدہ سے تعلق رکھنے والے اراکین صوبائی اسمبلی عارف احمد زئی، ارشد خان عمرزئی، افتخار اللہ خان اور خالد خان سمیت سیکرٹری ابتدائی وثانوی تعلیم محمد خالد، سپیشل سیکرٹری محکمہ تعلیم افتخار علی خان، چیف پلاننگ آفیسر زین اللہ جبکہ ضلعی ایجوکیشن افسران نے ان لائن اجلاس میں شرکت کی۔ اس موقع پر ضلع چارسدہ کے تعلیمی مسائل کے حل، محکمے تعلیم کیا داروں اضافی کمروں کی تعمیر فرنیچر کی فراہمی، اوران کی ضروری اپگریڈیشن کے اداروں کے میں ترقیاتی منصوبوں سکولوں میں سکولوں کو سولرائیزیشن پر منتقل کرنے حوالے سے جائزہ لیا گیا اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے صوبائی وزیر تعلیم نے ضلع چارسدہ کے مردانہ وزنانہ تعلیمی افسران کو ہدایت کی کہ موجودہ حکومت معیاری تعلیم کے حصول پر کوئی سمجھوتہ نہیں کرے گی اس لیے ضلعی افسران بچوں کی تعلیم اور اس کے بہتر نتائج پر توجہ دیں اور آئندہ اجلاس میں ضلعی سطح پر سکولوں کو بحالی ریپئرنگ تعمیر اضافی کمروں کی تعداد فرنیچر اور داخلہ مہم کے حوالے سے مکمل تفصیل سے اگاہ کریں۔ انہوں نے کہا کہ صوبے میں تعلیمی منصوبوں میں عالمی معیار کو برقرار رکھنے کے لیے ایس آئی ڈی بی (SIDB) کے ذریعے سے خریداری لازمی ہے آئندہ ای پیڈ کے شفاف طریقے سے ٹینڈرنگ ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ حکومت صوبے کے اسکول میں ڈبل شفٹ چلائے گی اور بند سکولوں کو کھولا جارہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اور کراوڈڈ اداروں کی نشاندہی کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ جہاں پر سہولیات کی عدم دستیابی ہوگی اسے پورا کیا جائے گا انہوں نے مزید کہا کہ سکولوں کو اپ گریڈ کیا جارہا ہے جبکہ ضلع چارسدہ میں ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے تحت مزید 25 مڈل سکول کھولیں جائیں گے۔ صوبائی وزیر نے ضلعی افسران سے کہا کہ وہ ضلع کے منتخب نمائندوں کے ساتھ باہمی مشاورت سے شعبہ تعلیم کو درپیش مسائل کے حل کرنے کے لیے بھی اقدامات اٹھائیں۔

بیوی اپنے شوہر سے کچھ بھی مانگ سکتی ہے، حنا آفریدی

لاہور (ویب ڈیسک) اداکارہ حنا آفریدی نے اپنے نکاح کی ویڈیوز پر تنقید کرنے والوں کو آڑے ہاتھوں لے لیا۔ حال ہی میں اداکارہ نے ٹی وی پروگرام میں شرکت کی جہاں انہوں نے تابش ہاشمی کے ساتھ نا صرف مختلف کھیل کھیلے بلکہ شرکا کے سوالات کے جواب بھی دیے اور اپنی شادی سے متعلق بھی گفتگو کی۔ حنا آفریدی سے پروگرام میں شریک ایک خاتون نے سوال کیا کہ آپ اپنے نکاح کی جیولری پر کافی تنقید کی زد میں آئیں، آپ نے تنقید کو کیسے ڈیل کیا؟ اس کے جواب میں اداکارہ نے کہا کہ میں نے کچھ نہیں کیا، اگر لوگوں کو میری جیولری پسند نہیں آئی ہے تو یہ ان کا مسئلہ ہے میرا نہیں، شادی کے بعد اتنا وقت نہیں ہوتا، رسومات میں مصروف ہوتے ہیں، کوئی انسٹاگرام کھول کر نہیں دیکھتا، میں نے بھی سوشل میڈیا کو کھول کر نہیں دیکھا۔ میزبان تابش ہاشمی کی جانب سے سوال پوچھا گیا کہ نکاح کے دوران آپ کی ایک ویڈیو وائرل ہوئی جس میں آپ اپنے شوہر سے ماہانہ 5 لاکھ روپے، بزنس کلاس میں سفر سمیت دیگر ڈیمانڈ بھی کر رہی ہیں؟ اس پر حنا آفریدی نے کہا کہ یہ ہر لڑکی کا حق ہے کہ وہ اپنے شوہر سے کچھ بھی مانگ سکتی ہے، ابھی تو آپ سب کو پتا ہی نہیں ہے جو میں نے کیمرے کے پیچھے اپنے شوہر سے مانگا ہے، اگر وہ سن لیں گے تو لوگ اپنے کان پکڑ لیں گے۔

پاکستانی فلم بلھا نے 2 دن میں 2 کروڑ روپے سے زائد کما لیے

کراچی (ویب ڈیسک) ایکشن، تھرل اور ایڈونچر سے بھرپور پاکستانی فلم بلھا نے 2 دن میں 2 کروڑ روپے سے زائد کما لیے۔ لیجنڈ اداکار شان شاہد کی فلم بلھا' نے 2 دن میں 2 کروڑ 36 لاکھ روپے سے زائد کا بزنس کیا، پہلے دن 25 ہزار سے زائد افراد نے فلم دیکھی۔ یو اے ای میں فلم نے پہلے دن ایک لاکھ 10 ہزار درہم اور دوسرے دن ایک لاکھ 20 ہزار درہم کا بزنس کیا۔

نامور اداکارہ ماہرہ خان کا کرش کون؟

کراچی (ویب ڈیسک) نامور پاکستانی اداکارہ ماہرہ خان نے ایک پروگرام میں شرکت کے دوران سوال و جواب کے سیشن میں اپنے کرش سے متعلق دلچسپ انکشاف کیا۔ نجی ٹی وی کے ٹاک شو میں موجود ایک شخص نے سوال کیا کہ جب پورا پاکستان آپ پر کرش رکھتا ہے تو آپ کا کرش کون ہے؟ اس پر اداکارہ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا کہ ان کے شوہر ہی ان کا کرش ہیں۔ گفتگو کے دوران ماہرہ خان نے شوبز انڈسٹری کے مسائل پر بھی بات کی۔ ان کا کہنا تھا کہ فنکاروں کو ان کے کام کے مطابق مناسب معاوضہ ملنا چاہیے جیسا کہ دنیا کے دیگر ممالک میں ہوتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ وہ یہ نہیں کہتیں کہ یہاں بالی ووڈ جیسا کام ہونا چاہیے لیکن کم از کم اتنا ضرور ہونا چاہیے کہ کوئی فنکار مالی مشکلات کا شکار نہ ہو۔ ان کے مطابق سینئر فنکار تو کسی نہ کسی طرح گزارا کر لیتے ہیں مگر جونیئر آرٹسٹس اور ٹیکنیشنز کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ساتھی فنکار فہد مصطفیٰ کے حوالے سے بات کرتے ہوئے ماہرہ خان نے کہا کہ انہوں نے انہیں پہلے سن گلاسز اور بعد میں چپل بطور تحفہ دی تھی۔

راحت فتح علی خان کا ایک اور عالمی اعزاز، بیٹے سمیت برطانوی پارلیمنٹ میں ایوارڈ سے نوازا گیا

لندن: (ویب ڈیسک) عالمی شہرت یافتہ گلوکار راحت فتح علی خان اور ان کے بیٹے شاہ زمان خان کو برطانوی پارلیمنٹ میں خصوصی ایوارڈز سے نوازا گیا، جسے دونوں فنکاروں نے اپنے لیے بڑا اعزاز قرار دیا۔ تقریب میں طارق احمد، محمد یاسین اور افضل خان سمیت متعدد ارکان پارلیمنٹ نے شرکت کی۔ اس تقریب کا اہتمام پاکستانی اور بنگلہ دیشی موسیقار جوڑے کاشف راجا اور ربائیت جہان نے کیا۔ اس سے قبل راحت فتح علی خان اور شاہ زمان خان نے اتوار کے روز لندن کے تاریخی مقام رائل البرٹ ہال میں شاندار پرفارمنس پیش کر کے حاضرین سے خوب داد سمیٹی۔ اس موقع پر راحت فتح علی خان کا کہنا تھا کہ برطانوی پارلیمنٹ میں ایوارڈ حاصل کرنا ان کے لیے بڑے اعزاز کی بات ہے اور یہ کامیابی والدین کی دعاؤں اور انتھک محنت کا نتیجہ ہے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ وہ جلد ہی بنگالی زبان میں اپنا نیا گانا بھی ریلیز کرنے جا رہے ہیں، جس کا مداحوں کو بے صبری سے انتظار ہے۔

بالی ووڈ چھوڑنے کی وجہ کیا تھی؟ پریانکا چوپڑا کا انکشاف

ممبئی (ویب ڈیسک) بھارتی اداکارہ پریانکا چوپڑا نے بالی ووڈ چھوڑنے کی اصل وجہ اور ہندی فلم انڈسٹری میں اپنے کشیدہ تعلقات کے بارے میں کھل کر بات کی ہے۔ ایک حالیہ انٹرویو میں پریانکا چوپڑا نے بتایا کہ بالی ووڈ میں کچھ لوگوں کے ساتھ ان کے تعلقات کشیدہ ہو گئے تھے، جس کے باعث انہیں کام کے ماحول میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ اداکارہ کا کہنا ہے کہ وہ منفی ماحول میں کام کرنا پسند نہیں کرتیں، اسی لیے انہوں نے اپنے کیریئر کو نئی سمت دینے کا فیصلہ کیا۔ اداکارہ کے مطابق انہوں نے فیصلہ کیا کہ ایسے حالات میں رہنے کے بجائے آگے بڑھنا اور نئے مواقع تلاش کرنا بہتر ہے۔ پریانکا چوپڑا کا کہنا تھا کہ اگر کام کا ماحول سازگار نہ ہو تو انسان کو ہمت کے ساتھ آگے بڑھنے کا فیصلہ کرنا پڑتا ہے۔ ان کے مطابق وہ ایسے ماحول میں کام کرنا پسند نہیں کرتیں جہاں غیر ضروری مسائل اور منفی رویے موجود ہوں۔ واضح رہے کہ پریانکا چوپڑا آج بالی ووڈ میں کامیاب ترین بھارتی اداکاراؤں میں شمار ہوتی ہیں اور عالمی سطح پر اپنی اداکاری اور مختلف منصوبوں کے ذریعے نمایاں مقام حاصل کر چکی ہیں۔

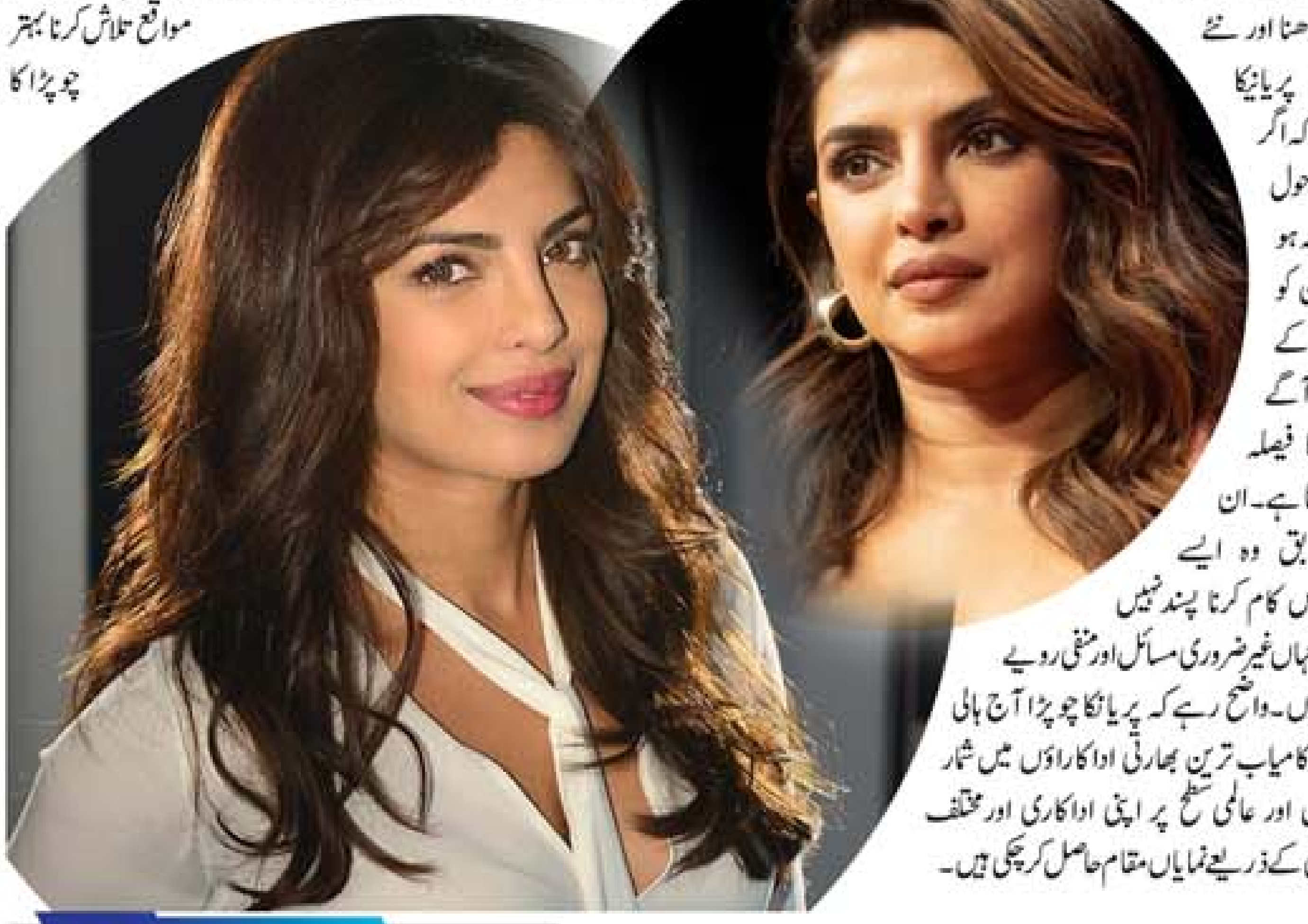

معروف اداکارہ ہانیہ عامر نے باکسنگ کی ٹریننگ شروع کردی

کراچی (ویب ڈیسک) ڈبلیو بی او ورلڈ باکسنگ چیمپئن عثمان وزیر نے معروف اداکارہ ہانیہ عامر کو باکسنگ کی ٹریننگ دینا شروع کردی ہے۔ نجی ٹی وی کو انٹرویو میں عثمان وزیر کا کہنا تھا کہ وہ ہانیہ عامر کو باقاعدہ تربیت دے رہے ہیں اور وہ ایک بہترین فائٹر ہیں جو جلد رنگ میں فائٹ بھی لڑیں گی۔ عثمان وزیر نے اپنی کامیابیوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے بھارتی حریفوں کو شکست دے کر ہیٹرک مکمل کی۔ دوران انٹرویو پاکستانی سابق کپتان شاہد آفریدی سے بھی رابطہ ہوا، جنہوں نے عثمان وزیر کی شاندار کارکردگی کو سراہتے ہوئے انہیں مبارکباد دی۔ شاہد آفریدی نے اپنی فاؤنڈیشن کے ذریعے عثمان وزیر کی مدد کرنے کا اعلان بھی کیا اور کہا کہ وہ ایک بہترین، فٹ اور ذہنی طور پر مضبوط ایتھلیٹ ہیں، ایسے کھلاڑیوں کی حمایت ہم سب کی ذمہ داری ہے۔

اسپیکٹرم بینڈز کی نیلامی، ملک میں ڈیجیٹل انقلاب کی جانب ایک اہم پیش رفت

پاکستان واچ رپورٹ

پاکستان میں 600 میگا ہرٹز سمیت مختلف اسپیکٹرم بینڈز کی حالیہ نیلامی دراصل ملک میں ڈیجیٹل انقلاب کی جانب ایک اہم پیش رفت ہے۔ یہ اقدام نہ صرف ٹیلی کمیونیکیشن سیکٹر کے لیے سنگِ میل ہے بلکہ عام صارفین کی روزمرہ زندگی پر بھی اس کے نمایاں مثبت اثرات مرتب ہوں گے۔ اس مضمون میں ہم تفصیل سے جائزہ لیں گے کہ اس نیلامی سے عام شہری کو کیا فوائد حاصل ہوں گے، اور یہ کس طرح پاکستان کو جدید ٹیکنالوجی کے دور میں داخل کرنے میں مدد دے گی۔

سب سے پہلے یہ سمجھنا ضروری ہے کہ ''اسپیکٹرم'' کیا ہوتا ہے۔ سادہ الفاظ میں، اسپیکٹرم وہ ''ڈیجیٹل شاہراہ'' ہے جس پر موبائل سگنلز سفر کرتے ہیں۔ جس طرح سڑکیں زیادہ ہوں تو ٹریفک بہتر چلتی ہے، اسی طرح اسپیکٹرم زیادہ اور بہتر ہو تو انٹرنیٹ کی رفتار تیز اور سروس مستحکم ہو جاتی ہے۔ پاکستان میں حالیہ نیلامی کے ذریعے موبائل کمپنیوں کو مزید اور جدید اسپیکٹرم فراہم کیا گیا ہے، جس سے وہ اپنی سروسز کو بہتر بنا سکیں گی۔

اس نیلامی کا سب سے بڑا فائدہ عام صارف کے لیے انٹرنیٹ کی رفتار میں نمایاں اضافہ ہے۔ 5G ٹیکنالوجی کی بنیاد یہی اسپیکٹرم ہے، اور جب کمپنیوں کے پاس مناسب فریکوئنسی بینڈز ہوں گے تو وہ انتہائی تیز رفتار انٹرنیٹ فراہم کرسکیں گی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اب ویڈیوز بغیر رکے چلیں گی، آن لائن گیمز میں تاخیر کم ہوگی، اور بڑی فائلز سیکنڈز میں ڈاؤن لوڈ ہو سکیں گی۔ طلبہ، فری لانسرز اور کاروباری افراد کے لیے یہ ایک بڑی سہولت ہوگی۔

دوسرا اہم فائدہ نیٹ ورک کی مضبوطی اور کال کے معیار میں بہتری ہے۔ اکثر صارفین کو کال ڈراپ، آواز میں خلل یا سگنل کے کمزور ہونے جیسے مسائل کا سامنا رہتا ہے، خاص طور پر مصروف علاقوں یا عمارتوں کے اندر۔ 700 میگا ہرٹز جیسے لو

بینڈ اسپیکٹرم کی وجہ سے سگنلز دیواروں کے اندر بہتر طریقے سے داخل ہوسکیں گے، جس سے گھروں، دفاتر اور شاپنگ مالز میں بھی بہتر نیٹ ورک دستیاب ہوگا۔ اس کے نتیجے میں کال ڈراپ کم ہوں گے اور آواز زیادہ واضح ہوگی۔

دیہی اور دور دراز علاقوں کے لیے یہ نیلامی خاص طور پر فائدہ مند ثابت ہوگی۔ پاکستان کے کئی علاقے ایسے ہیں جہاں اب بھی انٹرنیٹ کی رفتار سست ہے یا سروس دستیاب ہی نہیں۔ 700 میگا ہرٹز بینڈ کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ طویل فاصلے تک سگنل پہنچا سکتا ہے، اس لیے موبائل کمپنیاں کم ٹاورز کے ذریعے زیادہ علاقے کو کور کرسکیں گی۔ اس سے دیہی علاقوں میں بھی معیاری انٹرنیٹ کی فراہمی ممکن ہوگی، جو تعلیم، صحت اور کاروبار کے نئے مواقع پیدا کرے گا۔

شہری علاقوں میں 2300 اور 2600 میگا ہرٹز بینڈز کا کردار انتہائی اہم ہوگا۔ ان بینڈز کی مدد سے موبائل کمپنیاں زیادہ صارفین کو ایک ساتھ بہتر سروس فراہم کرسکیں گی۔ بڑے شہروں جیسے کراچی، لاہور اور اسلام آباد میں جہاں صارفین کی تعداد بہت زیادہ ہے، وہاں نیٹ ورک پر دباؤ بھی زیادہ

ہوتا ہے۔ ان بینڈز کے استعمال سے یہ دباؤ کم ہوگا اور صارفین کو بغیر رکاوٹ کے ویڈیو اسٹریمنگ، سوشل میڈیا اور دیگر آن لائن سروسز تک رسائی حاصل ہوگی۔

3500 میگا ہرٹز بینڈ، جسے ''گولڈن بینڈ'' کہا جاتا ہے، 5G سروسز کا دل سمجھا جاتا ہے۔ یہ بینڈ انتہائی تیز رفتار اور کم تاخیر (latency low) فراہم کرتا ہے، جو مستقبل کی جدید ایپلی کیشنز کے لیے ضروری ہے۔ مثال کے طور پر، اسمارٹ سٹیز، خودکار گاڑیاں، ٹیلی میڈیسن اور ورچوئل ریئلٹی جیسی ٹیکنالوجیز اسی بینڈ کی بدولت ممکن ہوں گی۔ عام صارف کے لیے اس کا مطلب ہے کہ آنے والے وقت میں وہ ایسی سہولیات سے فائدہ اٹھا سکے گا جو آج صرف ترقی یافتہ ممالک میں دستیاب ہیں۔

اس نیلامی کا ایک اور اہم پہلو معاشی ترقی ہے۔ جب موبائل کمپنیاں اربوں روپے کی سرمایہ کاری کرتی ہیں تو اس کا اثر صرف ٹیلی کام سیکٹر تک محدود نہیں رہتا بلکہ معیشت کے دیگر شعبوں پر بھی پڑتا ہے۔ نیٹ ورک اپ گریڈ کرنے کے لیے نئے ٹاورز لگائے جائیں گے، فائبر آپٹک بچھائی جائے گی، اور اس عمل میں ہزاروں لوگوں کو روزگار کے مواقع ملیں گے۔ اس کے علاوہ بہتر انٹرنیٹ کی وجہ سے ای کامرس، فری لانسنگ اور ڈیجیٹل بزنسز کو بھی فروغ ملے گا۔

تعلیم کے شعبے میں بھی اس کے مثبت اثرات دیکھنے کو ملیں گے۔ آن لائن کلاسز، ویبینارز اور ڈیجیٹل لرننگ پلیٹ فارمز کا استعمال پہلے ہی بڑھ رہا ہے، لیکن سست انٹرنیٹ اس میں رکاوٹ بنتا ہے۔ تیز رفتار 5G انٹرنیٹ کی بدولت طلبہ کسی بھی وقت اور کہیں سے بھی معیاری تعلیم حاصل کرسکیں گے۔ خاص طور پر دیہی علاقوں کے طلبہ کے لیے یہ ایک انقلابی تبدیلی ہوگی۔

صحت کے شعبے میں بھی یہ پیش رفت نہایت اہم ہے۔ ٹیلی میڈیسن، یعنی آن لائن ڈاکٹر سے مشورہ، اب زیادہ مؤثر اور آسان ہو جائے گا۔ ہائی اسپیڈ انٹرنیٹ کے ذریعے مریض ویڈیو کال پر ماہر ڈاکٹروں سے رابطہ کرسکیں گے، رپورٹس شیئر کرسکیں گے اور بروقت علاج حاصل کرسکیں گے۔ اس سے نہ صرف وقت کی بچت ہوگی بلکہ دور دراز علاقوں میں رہنے والے افراد کو بھی بہتر طبی سہولیات میسر آئیں گی۔

کاروباری دنیا میں 5G ٹیکنالوجی نئی راہیں کھولے گی۔ چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروبار (SMEs) آن لائن پلیٹ فارمز کے ذریعے اپنی مصنوعات اور خدمات کو وسیع پیمانے پر فروغ دے سکیں گے۔ فری لانسرز کے لیے تیز رفتار اور مستحکم انٹرنیٹ عالمی مارکیٹ میں کام کرنے کے مواقع بڑھائے گا، جس سے ملک میں زرِ مبادلہ بھی آئے گا۔

اگرچہ اس نیلامی کے فوائد بے شمار ہیں، لیکن اس کے مکمل اثرات سامنے آنے میں کچھ وقت لگے گا۔ موبائل کمپنیوں کو اپنے نیٹ ورک کو اپ گریڈ کرنے، نئے ٹاورز نصب کرنے اور 5G سروسز کو مکمل طور پر فعال کرنے کے لیے وقت درکار ہوگا۔ اس کے علاوہ صارفین کو بھی 5G سے فائدہ اٹھانے کے لیے جدید اسمارٹ فونز کی ضرورت ہوگی، جو اس ٹیکنالوجی کو سپورٹ کرتے ہوں۔

مجموعی طور پر دیکھا جائے تو پاکستان میں 600 میگا ہرٹز اور دیگر اسپیکٹرم بینڈز کی نیلامی ایک مثبت اور دوراندیش قدم ہے۔ اس سے نہ صرف انٹرنیٹ کی رفتار اور معیار میں بہتری آئے گی بلکہ ملک میں ڈیجیٹل معیشت کو بھی فروغ ملے گا۔ عام صارف کے لیے اس کا مطلب ہے بہتر کنیکٹیویٹی، تیز رفتار انٹرنیٹ، اور جدید سہولیات تک آسان رسائی۔

چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم

ایڈیٹر: نشید آفاقی

صارفین سے سرکار تک

کنزیومر واچ

CONSUMER WATCH PAKISTAN

عوام۔نظام اور ایوان

چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم

ایڈیٹر: نشید آفاقی

پاک واچ

PAKISTAN WATCH

Government of Pakistan office of the Press Registrar Islamabad Registration No.2793

H41، پی ای سی ایچ ایس، بلاک 2، کراچی فون نمبر: 021-34528802-3